بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ششماہی
۳-۵۰ روپے
غیر ممالک
۷-۵۰ روپے
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

جلد ۸ | ۹ وفا ۱۳۳۸ہش یکم محرم ۱۳۷۹ھ ۹ جولائی ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۸

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ جولائی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بذریعہ تار اطلاع فرماتے ہیں کہ:-

حضرت اقدس ایدہ اللہ مری سے جابہ تشریف لے گئے ہیں جابہ سے جو آخری رپورٹ صحت کے متعلق ملی تھی اس سے حضور کی صحت بہتر معلوم ہوتی تھی اب سیلاب کی وجہ سے جابہ اور ربوہ کا رستہ منقطع ہو گیا ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے خصوصی دعاؤں کا سلسلہ التزام سے جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

قادیان ۲ جولائی۔ آج رات موسم برسات کی پہلی بارش ہوئی گو شروع رات سے ہی مطلع ابر آلود تھا مگر آدھی رات کے وقت خوب موسلا دھار بارش ہوئی اسکے بعد دن کے وقت بھی وقفے وقفے سے خاصی تیز بارش ہوتی رہی اسکی وجہ سے گرمی کی شدت جاتی رہی ہے اور موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ الحمدللہ۔

قادیان ۶ جولائی۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

قادیان ۷ جولائی۔ محترم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت اپنے بیٹے پروفیسر شکیل احمد صاحب ساکن کراچی کی مدراس میں شادی کیلئے مورخہ ۲۲ جون کو مع اہل و عیال قادیان سے تشریف لے گئے تھے دلہن کو لیکر آج ساڑھے چار بجے کی گاڑی بخیریت واپس پہنچ گئے۔ الحمدللہ۔ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین۔

# ملک (مغربی افریقہ) کے تمام حصوں میں جماعت احمدیہ کی تبلیغ مؤثر ثابت ہو رہی ہے

## اخبار مانچسٹر گارڈین میں احمدیت کا تذکرہ

یوں تو جماعت احمدیہ کی تبلیغی و تربیتی جدوجہد بفضلہ تعالیٰ ایک عالمگیر صورت اختیار کر گئی ہے تاہم بعض براعظموں میں جماعت کو نسبتاً زیادہ وسعت حاصل ہوئی ہے انہیں میں سے مشرقی اور مغربی افریقہ کے ممالک ہیں۔ چنانچہ نیروبی (مشرقی افریقہ) کے ایک مشہور انگریزی اخبار ایسٹ افریقن ٹائمز مجریہ ۱۵ جون ۱۹۵۹ء میں اخبار مانچسٹر گارڈین میں شائع شدہ ایک طویل مضمون کا ایک اقتباس شائع ہوا ہے جس میں مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی شاندار تبلیغی، تعلیمی و تربیتی جدوجہد کا مؤثر الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا اردو ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے امید ہے کہ اسے دلچسپی سے پڑھا جائے گا:-

"راسخ العقیدہ مالکی مسلمانوں کے علاوہ برٹش مغربی افریقہ میں مسلمانوں کا ایک اور چھوٹا سا فرقہ ہے جو احمدی کہلاتے ہیں ان کا مرکز پاکستان میں ہے۔ اس جگہ ان کی تبلیغی مساعی کا آغاز ۱۹۲۰ء میں ہوا۔ یہ تحریک بسرعت بڑھ رہی ہے۔ عیسائیوں اور مشرکوں سے اس قدر افراد اس تحریک کو اپنا رہے ہیں کہ گولڈ کوسٹ میں ۱۹۳۱ء میں ان کی تعداد ۳۰۱۰ تھی جبکہ ۱۹۴۸ء میں یہ ۲۲۵۷۲ ہو گئی۔ اسی طرح ملک کے تمام حصوں میں ان کی تبلیغ مؤثر ثابت ہو رہی ہے۔ ان کے اپنے مدارس بھی قائم ہیں جن میں سکنڈری معیار کے مطابق بہت تعلیمی سہولتیں ملتی ہیں۔ اور سارے مغربی افریقہ میں Gambia کو چھوڑ کر باقی تمام علاقوں میں ان کی مساعی جاری ہیں۔ جہاں ان کے مبلغین کو اس وجہ سے داخلہ کی اجازت نہیں دی گئی کہ پہلے ہی ملک میں کافی مذاہب ہیں۔

تحریک احمدیت کے سلسلے ان کی تبلیغی جدوجہد ان کا ترقیاتی معاشرتی اور معین پروگرام محدود فرقہ جات کے لحاظ سے مفید ثابت ہوا ہے۔ کٹر مسلمانوں کے نزدیک اس تحریک کے پیرو مومن نہیں۔ بلکہ عیسائیوں اور یہودیوں سے کم درجہ کے مشرکین جیسے ہیں۔ احمدیوں کا دعویٰ ہے کہ ان کی جماعت کے بانی (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب بیک وقت اپنے زمانہ میں حضرت محمد صلعم، حضرت یسوع مسیح اور حضرت کرشن کے بروز تھے۔

سیاسی لحاظ سے احمدی صرف تبلیغ کی آزادی چاہتے ہیں۔ اور احمدی ہر جگہ اپنے عقیدہ و ذاتی ضمیر کے لحاظ سے اپنی ہر حکومت کی خواہ وہ کوئی بھی ہو امداد کرتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ پاکستان سے کوئی سیاسی ہدایات جاری نہیں کی جاتیں۔ اور نہ ہی اس کا امکان ہے۔"

(ترجمہ از ایسٹ افریقن ٹائمز نیروبی - مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۹ء صفحہ ۴)

## اسلامی آبادی

دنیا کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی جتنی آبادی بحیثیت مجموعی عرب ممالک میں پائی جاتی ہے اسی قدر صرف انڈونیشیا کے اکیلے ملک میں پائی جاتی ہے۔ تمام اسلامی آبادی کا چوتھا حصہ صرف برصغیر ہند و پاکستان میں ہے۔ جو مختلف زبانیں بولتا ہے۔ مسلمانوں کی کل آبادی کا ۲/۳ ان ممالک میں رہتا ہے۔ جہاں مسلمانوں کی اکثریت پائی جاتی ہے اور یہ ممالک وسیع علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر سینیگال میں ۸۰ فی صد مسلمان پائے جاتے ہیں۔ البانیہ میں ۷۰٪ مصر میں ۹۱٪ زنجبار ۱۰۰٪ ازبکستان ۸۰٪ پاکستان ۸۱٪ انڈونیشیا ۹۳٪۔

اسلامی آبادی کا تیسرا حصہ ان ممالک میں رہتا ہے جہاں مسلمانوں کی مضبوط اقلیت ہے۔ اور یہ ممالک بھی وسیع علاقہ پر پھیلے ہوئے ہیں۔ مثلاً ڈچ گی آنا = ۲۵٪ نائجیریا = ۴۳٪ یوگوسلاویہ = ۱۱٪ لبنان = ۴۲٪ ٹانگانیکا ۱۹٪ ہندوستان = ۱۱٪ تھائی لینڈ = ۴٪ جزائر فجی = ۷٪۔

بعض اوقات یہ اقلیت بھی بہت اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ ہندوستان میں گیارہ فی صد مسلمان آبادی کی تعداد چار کروڑ کے قریب ہے۔ چین میں بھی ایک کروڑ سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ جو عربی ممالک کے زرخیز ہلالی علاقہ سے زیادہ ہیں۔

اسلام نہ صرف جغرافیائی اعتبار سے مشرق وسطیٰ کے ممالک میں غالب ہے بلکہ افریقہ اور ہندوستان میں بھی مضبوط پوزیشن رکھتا ہے۔ اور اس کو روس کے بعض علاقوں۔ چین۔ ملایا اور جنوب مشرقی یورپ میں بھی اہمیت حاصل ہے۔

پرانی دنیا جس میں انسانی آبادی کی غالب اکثریت بود و باش رکھتی ہے۔ اسلام کو تمام علاقوں میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ امریکہ میں بھی مسلمان ایک مضبوط اقلیت ہیں۔ جس حصہ میں مسلمان طاقت ور نہیں وہاں بھی ہجرت یا تبلیغ کے ذریعہ ان کا اثر موجود ہے۔ اس طرح مسلمانوں کی ہر جگہ نمائندگی ہو رہی ہے۔

نوٹ:- مندرجہ بالا معلومات یو این او کی طرف سے شائع ہوئی ہیں جو مسلم سن رائز امریکہ سے ترجمہ کر کے پیش کی گئی ہیں۔

برکات احمد راجیکی

## پروگرام تربیتی وفد برائے علاقہ کشمیر

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ مرکز قادیان سے جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی۔ اے ناظر بیت المال و مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ نے علاقہ کشمیر کا تربیتی دورہ شروع کر دیا ہے۔ ذیل میں وفد کے دورہ از ۹ جولائی تا ۲۵ جولائی کا پروگرام درج کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتوں اور علاقہ کے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ وفد سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور ان کی آمد سے کما حقہ روحانی فائدہ اٹھائیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

| نمبر شمار | روانگی از جماعت | تاریخ روانگی | رسیدگی در جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | یاڑی پورہ | ۱۱ر جولائی | شورت دمحمی پورہ | ۱۱ر جولائی | ۱۲-۱۳ جولائی | |
| ۲ | کنی پورہ | ۱۴ر " | آسنورہ | ۱۴ر " | ۱۵-۱۶ " | |
| ۳ | آسنورہ | ۱۸ر " | رشی نگر | ۱۸ر " | ۱۹ر " | |
| ۴ | رشی نگر | ۲۰ر " | مانلوجن | ۲۰ر " | — | |
| ۵ | مانلوجن | ۲۱ر " | شوپیاں | ۲۱ر " | ۲۲ر " | |
| ۶ | شوپیاں | ۲۳ر " | سری نگر | ۲۳ر " | ۲۴ر " | |
| ۷ | سری نگر | ۲۵ر " | بھدرواہ | — | [illegible] | |

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رفاہ آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

# ریاست جموں و کشمیر میں وفد جماعت احمدیہ کا تربیتی دورہ

از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز بی اے ناظر بیت المال

**تربیتی و تبلیغی دورے** صدر انجمن احمدیہ قادیان ہندوستان میں جماعت احمدیہ کے افراد روحانی اور اخلاقی ترقی تنظیم کی مضبوطی و اصلاح اور اسلام اور احمدیت کے پیغام پہنچانے کے لئے وقتاً فوقتاً اپنے مبلغین اور ناظران صدر انجمن احمدیہ کے ذریعہ تربیتی و اصلاحی دورے کرواتی ہے تاکہ احباب جماعت میں بیداری رہے۔ اور وہ سلسلہ احمدیہ کی پاکیزہ تعلیمات و روایات کے مطابق اپنی عملی زندگی کریں۔ چنانچہ اسی مقصد اعلیٰ کے پیش نظر جنوبی ہند کے مختلف صوبہ جات ریاست میسور اور صوبہ اڑیسہ کا دورہ کیا گیا اور ان دوروں کے مفید نتائج نکلے۔ اور ان علاقوں میں محبت و امن کی فضا میں احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کا موقعہ ملا۔

**ریاست جموں و کشمیر کا تربیتی دورہ** قریباً بارہ سال سے ریاست جموں و کشمیر کا تربیتی دورہ نہ ہو سکا تھا۔ حالانکہ اس ریاست میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کافی احمدیہ جماعتیں موجود ہیں۔ مگر عدم نگرانی اور بُعد مرکز کی وجہ سے افراد جماعت میں سستی پیدا ہو گئی تھی۔ اس لئے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے اس ریاست میں مقیم احمدیوں کی تربیتی و روحانی اصلاح کے لئے دورہ کرنے کے لئے ایک وفد کے بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اور اس وفد میں خاکسار شیخ عبد الحمید عاجز ناظر بیت المال اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ کو شامل کیا۔ اور نظارت علیا قادیان کی طرف سے اس دورہ اور وفد کی روانگی کی اطلاع اخبار "بدر" میں شائع کی گئی۔

**روانگی از قادیان** ہمارا وفد مورخہ ۲۵/۶/۵۹ کی صبح کو قادیان سے روانہ ہو کر اسی روز بعد دوپہر جموں پہنچ گیا جموں میں ایک روز کا قیام تھا۔ چنانچہ نماز وہاں مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی۔ خطبہ جمعہ میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے احباب جماعت کو نماز با جماعت کی ادائیگی۔ درس قرآن کریم و کتب مسیح موعودؑ کے اجراء اور چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ اور صوبائی امیر مکرم بابو محمد یوسف صاحب کے ہمراہ جموں کے متعدد معززین اور سرکاری افسران سے ملاقاتیں کر کے انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔ مندرجہ ذیل افراد خاص طور پر قابل ذکر ہیں:-

۱۔ سردار محمد اکرم خاں صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر صدر مسلم اوقاف جموں۔

۲۔ شری پی این دھار صاحب ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ انڈسٹری جموں۔

۳۔ شری بدری ناتھ صاحب پبلسٹی افیسر جموں۔

۴۔ شری شو رام گپتا ایڈیٹر ہفتہ وار اخبار "امر" جموں۔

۵۔ شری اجودھیا ناتھ سپرنٹنڈنٹ خزانہ جموں

۶۔ آفتاب احمد خاں صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمہ فوڈ و سول سپلائیز جموں

**روانگی برائے سرینگر** مورخہ ۲۷/۶/۵۹ کی صبح کو ہم جموں سے سرینگر کے لئے روانہ ہوئے اور بخیریت شام کو سرینگر پہنچ گئے۔ اور احمدیہ دار التبلیغ مائسیمہ میں ۔ احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔

**تربیتی اجلاس** مورخہ ۲۹ر جون کو مسجد احمدیہ سرینگر میں ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس میں خاکسار اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے تقاریر کیں۔ اور احباب جماعت کو نماز با جماعت کی بالالتزام ادائیگی تبلیغ اور باہمی تعاون کرنے کی تلقین کی گئی۔ اور انہیں اپنی دینی ذمہ داریوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز اس اجلاس میں آئندہ تین سالوں کے لئے عہدیداران کا انتخاب کروایا گیا جس کی علیحدہ رپورٹ نظارت علیا میں بھجوا دی گئی ہے۔

**پرائم منسٹر بخشی غلام محمد صاحب سے ملاقات** مورخہ ۳۰/۶/۵۹ کو جماعت احمدیہ کے وفد نے جس میں اب مولوی حکیم محمد سعید صاحب مبلغ کشمیر اور مکرم غلام محمد صاحب بخشی صدر جماعت احمدیہ سرینگر بھی شامل تھے ریاست جموں و کشمیر کے پرائم منسٹر جناب بخشی غلام محمد صاحب سے ملاقات کی۔ پرائم منسٹر صاحب ہمارے وفد سے بڑی خندہ پیشانی سے ملے۔ ہماری طرف سے انہیں اپنے تربیتی دورہ کا مقصد بتایا گیا۔ اور دنیا کے دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کا جو کام جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے۔ اس پر روشنی ڈالی گئی۔ ان کی خدمت میں سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔ محترم بخشی صاحب نے بتایا کہ پہلے بھی انہوں نے جماعت احمدیہ کا لٹریچر مطالعہ کیا ہوا ہے۔ اور جماعت کی تبلیغی کوششوں سے آگاہ ہیں۔ چنانچہ بخشی صاحب نے جماعت احمدیہ قادیان کے حالات سے بھی دلچسپی کا اظہار فرمایا اور مسجد احمدیہ سرینگر کی تعمیر کے سلسلہ میں بھی ذاتی طور پر مالی امداد کا وعدہ فرمایا۔ آخر میں ان سے یہ بھی درخواست کی گئی۔ کہ وہ قادیان تشریف لائیں۔ تو آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ انہیں قادیان سے قریب ۷ میل کے فاصلہ پر جانے کا موقعہ ملا تھا۔ اور انہیں خواہش بھی تھی۔ کہ قادیان جائیں مگر نہیں جا سکے۔ انہوں نے خود فرمایا کہ آئندہ وہ کسی وقت قادیان آنے کی کوشش کریں گے۔ قریباً دس منٹ یہ ملاقات رہی۔

جناب بخشی صاحب کی ملاقات کے علاوہ دوران قیام سرینگر میں علاقہ کے متعدد ذمہ دار افسران سے بھی ملاقات کی گئی۔ اور انہیں اسلام اور احمدیت کی صحیح تعلیم کے متعلق معلومات بہم پہنچائی گئیں اور جماعت کا تبلیغی لٹریچر پیش کیا گیا۔

**دورہ کا پروگرام** سرینگر پہنچ کر عہدیداران جماعت اور مبلغ مقامی سے مشورہ کر کے اس تربیتی دورہ کا پروگرام طے کیا گیا۔ اور اس کی اطلاع عہدیداران جماعت ہائے کشمیر کو بھجوا دی گئی۔ اس وفد میں مکرم حکیم محمد سعید صاحب مبلغ کشمیر بھی شریک ہو گئے۔

**روانگی برائے بانڈی پورہ** حسب پروگرام ہمارا وفد بعد دوپہر سرینگر سے بانڈی پور کے لئے روانہ ہوا جو ۲۷ میل کے فاصلہ پر ہے اور شام کو بانڈی پور پہنچ گئے۔ بانڈی پور سے ۲ میل کے فاصلہ پر "ونگام" میں ہماری جماعت ہے اور یہاں اپنی مسجد بھی ہے۔ احباب جماعت سے ملاقات ہوئی۔ ۲ر جولائی کی صبح کو حسابات کی پڑتال کی گئی۔ اور نئے سال کا بجٹ بنایا گیا۔

**تربیتی اجلاس** بعد نماز عصر جماعت کا تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خاکسار اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے احباب کو ان امور کی طرف توجہ دلائی۔ کہ وہ پنجوقتہ نمازوں کو بالالتزام ادا کریں۔ جماعت میں قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جائے۔ تبلیغی اور جماعتی کاموں کی انجام دہی کے لئے احباب اپنے چندہ جات باقاعدہ ادا کریں تحریک جدید اور وقف جدید میں حصہ لیں۔ اور دوسروں کے سامنے اپنا پاکیزہ عملی نمونہ پیش کریں۔ تاکہ جماعت ترقی کرے۔

**انتخاب عہدیداران** تقاریر کے بعد مقامی جماعت کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔ جس کی رپورٹ علیحدہ نظارت علیا کی خدمت میں ارسال کر دی گئی ہے۔

**تبادلہ خیالات** اجلاس کے اختتام کے بعد احباب کے ہمراہ سیر کو گئے۔ ونگام میں ایک غیر احمدی مولوی عبد اللطیف صاحب ہیں اور گورنمنٹ ہائی سکول میں استاد ہیں۔ اُن سے ملاقات ہوئی اور قریباً ۱/۲ گھنٹہ تک اُن کے اور مولوی شریف احمد صاحب امینی کے درمیان مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری علیہ السلام پر تبادلہ خیالات ہوا۔ بالآخر مولوی صاحب کے سامنے جب آیت فلما توفیتنی الخ پیش کر کے بخاری شریف کی وہ حدیث پیش کی گئی کہ قیامت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت عیسیٰؑ کی طرح یہ قول دہرائیں گے کہ "کنت علیہم شہیداً ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب"

---

## نشر یادِ مہجور

از محترم جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

میں نہ پہنچوں تو میری لاش وہاں تک پہنچے
یعنی اس کوچۂ جانانِ جہاں تک پہنچے

سوچتا ہوں کہ اگر حشر بپا ہو۔ کیا ہوگا
دیکھنا چاہیئے اب بات کہاں تک پہنچے

خیر خواہی میں تمہاری کوئی جان دیتا ہے
کاش پیغام یہ گم کردہ رہاں تک پہنچے

اے مسیحائے محمد ترے در کے یہ فقیر
آگے بڑھتے ہوئے دربارِ شہاں تک پہنچے

پھیل جاؤ کہ خلافت کا یہی منشا ہے
اور اسلام کو پہنچاؤ جہاں تک پہنچے

ہم سبھی بے سروسامانی میں مصلح کی طفیل
دین و دنیا کی ترقی میں یہاں تک پہنچے

گھُٹ کے مر جایئے پر کچھ نہ زباں پر لایئے
دل کی دل میں رہے اکملؔ نہ وہاں تک پہنچے

ایک مبلغ کی تمنا ۔ ۲۰ کی جمع۔

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا مزعومہ واقعہ

## یہ محض نسیان کا وقتی عارضہ تھا جسے لوگوں نے کچھ کا کچھ بنا دیا

### بایں ہمہ انبیاء البشریت کے لوازمات سے بالا نہیں ہوتے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

تاریخ بلکہ حدیثوں تک میں بیان ہؤا ہے کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نعوذ باللہ ایک دفعہ ایک یہودی نسل منافق نے جس کا نام لبید بن اعصم تھا سحر کر دیا تھا۔ اور یہ سحر اس طرح کیا گیا کہ ایک کنگھی میں بالوں کی گرہیں باندھ کر اور اس پر کچھ پڑھ کر اسے ایک کنوئیں میں دبا دیا گیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ آپ نعوذ باللہ اس سحر میں کافی عرصہ تک مبتلا رہے۔ اس عرصہ میں آپ اکثر اوقات اداس اور افسردہ رہتے تھے۔ اور گھبراہٹ میں بار بار دعا فرماتے تھے اور اس حالت کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپ کو ان ایام میں بہت زیادہ نسیان رہنے لگا تھا۔ حتیٰ کہ بسا اوقات آپ خیال کرتے تھے کہ میں یہ کام کر چکا ہوں مگر دراصل آپ نے وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔ یا بعض اوقات آپ خیال فرماتے تھے کہ میں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں۔ مگر درحقیقت آپ اس کے گھر نہیں گئے ہوتے تھے۔ (اس تعلق میں یاد رکھنا چاہیئے کہ آپ کا یہ طریق تھا کہ اسلامی احکام کے مطابق آپ نے اپنی بیویوں کی باری مقرر کر رکھی تھی۔ اور ہر روز شام کو ہر بیوی کے گھر جا کر خیریت دریافت فرماتے تھے۔ اور بالآخر اس بیوی کے گھر پہنچ جاتے تھے جس کی اس دن باری ہوتی تھی اور پہلی روایت میں اسی کی طرف اشارہ ہے) بالآخر خدا تعالیٰ نے ایک رویا کے ذریعہ آپ پر اس فتنہ کی حقیقت کھول دی وغیرہ وغیرہ (ملاحظہ ہو روایت بخاری نیز ابن سعد وغیرہ)

یہ اس روایت کا خلاصہ ہے۔ جو تاریخ اور حدیث کی بعض کتابوں میں بیان ہوئی ہے اور اس روایت کے گرد ایسے قصوں کا جال بن دیا گیا ہے کہ اصل حقیقت کا پتہ لگانا مشکل ہو گیا ہے۔ اور اگر ان سب روایتوں کو قبول کیا جائے۔ تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اور مقدس وجود ایسا ثابت ہوتا ہے کہ گویا (خاکم بدہن) آپ ایک بہت کمزور طبیعت کے انسان تھے جسکم اکثر دنیا کے معاملات میں آپ کے بدباطن دشمن اپنی سحر کاری سے جس قالب میں چاہتے تھے ڈھال سکتے تھے۔ اور یہ کہ وہ آپ کو اپنی ناپاک توجہ کا نشانہ بنا کر آپ کے دل و دماغ پر اس طرح تصرف جمانا شروع کر دیتے تھے۔ کہ آپ نعوذ باللہ اس سحرکاری کے مقابل پر اپنے آپ کو بے بس

پاتے تھے وغیرہ وغیرہ لیکن اگر روایات کے متعلق معقول اور غیر مشکوک طریق پر غور کیا جائے اور روایات کی محققانہ چھان بین کی جائے تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ یہ صرف ایک مرض نسیان کا عارضہ تھا۔ جو بعض وقتی تفکرات اور پیش آمدہ جسمانی ضعف کے نتیجہ میں آپ کو کچھ وقت کے لئے لاحق ہو گیا تھا۔ جس سے بعض بدخواہ دشمنوں نے فائدہ اٹھا کر یہ مشہور کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو بہت جلد صحت دیکر دشمنوں کے منہ کالے کر دیئے اور منافقوں کا جھوٹا پروپیگنڈہ خاک میں مل گیا۔

لیکن پیشتر اس کے کہ ہم واقعہ کی اصل حقیقت پر بحث کریں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظ سحر کی کسی قدر تشریح کر دی جائے سو جاننا چاہیئے کہ سحر ایک عربی لفظ ہے جس کے بنیادی معنی ایسی بات کے ہیں جس کا سبب تو مخفی ہو مگر اس کا نتیجہ ظاہر میں نظر آئے۔ چنانچہ لغت والے لکھتے ہیں کہ السحر ما لطف ما خذہ ودق (اقرب الموارد) یعنی سحر اسے کہتے ہیں جس کا ماخذ مخفی ہو۔ اور نیز پردہ رہے اور صرف اس کے اثرات نظر آئیں چنانچہ اس بنیادی معنی کی بنا پر سحر کے مروجہ معنی حسب ذیل سمجھے جاتے ہیں:—

(۱) کسی باطل چیز کو ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ حق کی صورت میں ظاہر کرنا۔

(۲) دوسروں کو دھوکا دینے کے لئے کسی بات میں باریک حیلہ سازی یا ہاتھ کی پھرتی یا شعبدہ بازی کا طریق اختیار کرنا۔

(۳) کسی غرض کے حصول کے لئے فتنہ و فساد پیدا کر کے اس کا سہارا ڈھونڈنا۔

(۴) چاندی پر سونے کا پانی چڑھانا یا کوئی ایسا رنگ چڑھانا جس سے وہ بظاہر سونا نظر آئے۔

(۵) ایسے مؤثر اور فصیح و بلیغ رنگ میں کلام کرنا کہ سننے والا شخص دنگ رہ جائے یا دھوکا کھا جائے۔

(۶) علم توجہ یعنی ہپنوٹزم کے ذریعہ کسی دوسرے انسان کے دل و دماغ پر یا کسی دوسری چیز پر کوئی وقتی اثر پیدا کر دینا۔

(۷) عزائم والا جادو جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ شیطانی طاقتوں کی مدد سے بعض تصرفات کئے جاتے ہیں۔

(اقرب الموارد اور مفردات راغب)

یہ وہ سات معنی ہیں جو لغت کی رو سے یا عام محاورہ کی رو سے لفظ سحر کے ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں سے ساتویں معنی (یعنی یہ کہ شیطانی طاقتوں کی امداد سے کوئی غیر معمولی تصرف کیا جائے) تو جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات کا تعلق ہے بالکل ناقابل قبول اور قطعی طور پر مردود ہیں۔ دنیا بھر میں شیطانی طاقتوں کا فاتح اعظم اور افضل الرسل جس سے بڑھ کر طاغوتی قوتوں کا سر کچلنے والا نہ آج تک پیدا ہوا اور نہ آئندہ ہوگا اس کے متعلق یہ سمجھنا کہ وہ ایک ذلیل یہودی زادے کے شیطانی سحر کا نشانہ بن گیا تھا عقل انسانی کا بدترین استعمال ہے اور یہ صرف ہمارا دعویٰ ہی نہیں بلکہ خود سرور کائنات (فداہ نفسی) نے اس کی تردید فرمائی ہے:—

قال مع کل انسان شیطان قالت عائشۃ ومعک یا رسول اللہ؟ قال نعم ولکن ربی اعاننی علیہ حتی اسلم

(صحیح مسلم)

"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ شیطان لگا ہؤا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے حیران ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ کیا آپ کے ساتھ بھی کوئی شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ مگر خدا نے مجھے شیطان پر غلبہ عطا فرمایا ہے حتیٰ کہ میرا شیطان بھی مسلمان ہو چکا ہے۔"

کیا اس واضح اور صریح ارشاد کے ہوتے ہوئے یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ کسی یہودی منافق نے جو قرآن کی رو سے ایک مغضوب علیہ قوم سے اپنے شیطان کی مدد سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جیسے بلند مرتبہ انسان پر جادو کر دیا ہوگا اور آپ

اس شیطانی جادو سے متاثر ہو کر مدتوں پریشان اور مغموم اور بیمار رہے؟ ھیہات ھیہات لما یصفون۔

باقی رہے سحر کے مقدم الذکر پانچ معنی یعنی چالاکی اور فریب کے طریق پر کسی جھوٹی بات کو سچ کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کرنا یا ملمع سازی کا طریق اختیار کرنا یا ہوشیاری کے کلام سے دوسروں کو دھوکا دینا وغیرہ وغیرہ سو یہ بات کوئی اچنبہ چیز نہیں کیونکہ وہ ہر نبی کے مقابل پر ہوتی آئی ہے اور جھوٹے لوگ حق کے مقابل پر ہر زمانہ میں ایسے باطل حربے استعمال کرتے رہے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ تقدیر دعوں کے ایسے جھوٹوں کے پول کھولتا رہا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ:-

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔

"یعنی خدا نے یہ بات لکھ رکھی اور مقدر کر رکھی ہے کہ ہر رسول کے زمانہ میں میں اور میرے رسول ہی ہمیشہ غالب رہیں گے اور کوئی شیطانی حربہ ہمارے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

اب رہے سحر کے چھٹے معنی یعنی علم توجہ اور ہپنوٹزم کے طریق پر کسی انسان یا کسی چیز پر کوئی وقتی تصرف کر کے کوئی ظاہر میں آنے والی عارضی تبدیلی پیدا کر دینا۔ سو ہم اس علم کا انکار نہیں کرتے کیونکہ وہ دنیا کے مشاہدہ اور تجربہ سے ثابت شدہ ہے اور قرآن مجید نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ کے قصہ میں قرآن فرماتا ہے:-

فاذا حبالھم وعصیھم یخیل الیہ من سحرھم انھا تسعیٰ۔

"یعنی جو ساحر لوگ موسیٰؑ کے مقابل پر آئے تھے انہوں نے اپنی رسیاں اور اپنی لاٹھیاں موسےٰؑ کے سامنے ڈالیں اور پھر ان کے سحر (یعنی علم توجہ کے زور) سے موسیٰؑ کے خیال میں یہ رسیاں (سانپوں کی طرح) دوڑتی پھرتی نظر آئیں۔"

مگر جب حضرت موسےٰؑ نے خدا کے حکم سے اپنا عصا پھینکا تو اس نے ان خیالی سانپوں کو آناً فاناً ملیا میٹ کر کے رکھ دیا۔ اور ساحر مغلوب ہو کر سجدہ میں گر گئے۔ چنانچہ اس تعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

انما صنعوا کید ساحر ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ۔

"یعنی ان ساحروں نے جو کرتب دکھایا وہ صرف

سحر (یعنی علم توجہ) کی کارستانی تھی مگر نبیوں کے مقابل پر ایک ساحر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کوئی تدبیر اختیار کرے اور خواہ کسی رستے سے آئے۔"

اس آیت کا آخری حصہ یعنی لا یفلح الساحر حیث آتیٰ حضرت موسےٰ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ایک عام اصول کے رنگ میں ہے اور سب رسولوں اور نبیوں کے ساتھ یکساں تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اگر بفرضِ محال اسے حضرت موسےٰ کے قصہ سے ہی متعلق سمجھا جائے تو تب بھی اس بات کو کس طرح نظر انداز کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے جنہوں نے فرمایا ہے اور بالکل حق فرمایا ہے کہ:۔

لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعھما الا اتباعی۔

"یعنی اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ میرے وقت میں زندہ ہوتے تو انہیں بھی میرے اتباع اور میری اطاعت کے سوا چارہ نہ ہوتا۔"

تو جب حضرت موسےٰ کے بارے میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ لا یفلح الساحر حیث آتیٰ (یعنی ایک ساحر خواہ کوئی تدبیر اختیار کرے اور خواہ کسی رستہ سے آئے وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا) تو کیا نعوذ باللہ نبیوں کے سردار اور سید الاولین والآخرین ہی ایسے رہ گئے تھے کہ مدینہ کا ایک ذلیل یہودی آپ کو اپنی سحر کاری کا ہدف بنا کر لوگوں کی ہنسی کا نشانہ بناتا اور تجربہ کی رو سے بھی علم توجہ کا مسلمہ اصول ہے کہ اول دل و دماغ کے لحاظ سے زیادہ طاقت والا انسان کمزور طاقت والے انسان پر اثر ڈالتا ہے نہ یہ کہ ایک کمزور انسان زیادہ طاقت ور انسان کو مغلوب کرلے!!!

مگر میں کہتا ہوں کہ ہمیں اس معاملہ میں بالواسطہ دلیلوں کی بھی حاجت نہیں کیونکہ قرآن مجید خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بلاواسطہ سحر کی زور دار نفی کرتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

نحن اعلم۔۔۔۔۔۔ اذا ھم نجویٰ اذ یقول الظلمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا۔ انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۴۸، ۴۹)

"یعنی ہم جانتے ہیں ۔۔۔ کہ جب یہ لوگ مخفی مشورے کرتے ہیں جب ظالم لوگ کہتے ہیں کہ اے مسلمانو تم تو ایک سحر زدہ شخص کے پیچھے لگے ہوئے ہو۔ دیکھ اے رسول یہ لوگ تیرے متعلق کیسی کیسی جھوٹی مثالیں گھڑتے ہیں پس وہ یقیناً گمراہ ہیں اور اس حالت میں وہ سیدھے رستہ کی طرف کبھی ہدایت کی توفیق نہیں پا سکتے۔"

اب دیکھو کہ یہ آیت کیسی واضح اور کیسی قطعی اور کیسی صاف ہے اور اس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کافر اور ظالم لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر افترا کے طریق پر سحر زدہ ہونے کا الزام لگاتے ہیں مگر خدا فرماتا ہے کہ ہم ان لوگوں کی سازشوں کو جانتے ہیں۔ یہ لوگ جھوٹے اور مفتری ہیں۔ اور صداقت تک ان کے پاس تک نہیں پھٹکتے۔ گویا ایک طرف کافروں کا جھوٹا الزام بیان کیا ہے۔ اور دوسری طرف اس کی نہایت زوردار الفاظ میں تردید فرمائی ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی شہادت ہو سکتی ہے؟ اور لطف یہ ہے کہ اس سورت کا نام بھی بنی اسرائیل ہے۔

تو پھر سوال ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی حقیقت کیا ہے جو صحیح بخاری تک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی بیان ہوا ہے۔ سو اگر واقعہ کے سیاق و سباق اور یہودیوں اور منافقوں کے طور طریق کو مدنظر رکھ کر غور کیا جائے تو اس واقعہ کی حقیقت کو سمجھنا زیادہ مشکل نہیں رہتا۔ سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہیئے کہ اس مزعومہ سحر کا واقعہ صلح حدیبیہ کے بعد کا ہے (دیکھو طبقات ابن سعد) جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک رؤیا کی بنا پر عمرہ کی غرض سے مکہ تشریف لے گئے تھے۔ مگر رستہ میں قریش کے روکنے کی وجہ سے بظاہر ناکام لوٹنا پڑا۔ اور یہ ظاہری ناکامی ایک ایسا بھاری صدمہ تھی کہ کافروں اور منافقوں نے تو مذاق اور طعن و تشنیع سے کام لینا ہی تھا بعض مخلص مسلمان حتیٰ کہ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے بلند پایہ بزرگ بھی اس ظاہری ناکامی کی وجہ سے وقتی طور پر متزلزل ہو گئے تھے۔ (دیکھو بخاری وغیرہ) ان حالات کا کمزور طبیعت کے لوگوں کے ابتلا کے خوف کی وجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پر طبعاً کافی اثر تھا اور آپ کچھ عرصہ تک بہت فکرمند رہے اور لازماً اس فکر کا آپ کی صحت پر بھی اثر پڑا اور آپ اس گھبراہٹ میں خدا کے حضور کثرت سے دعائیں فرماتے تھے جیسا کہ حدیث کے الفاظ دعا و دعا وغیرہ میں اشارہ ہے تاکہ صلح حدیبیہ کے واقعہ کی وجہ سے اسلام کی ترقی میں کوئی وقتی روک پیدا ہونے پائے۔ یہ اسی قسم کی دعا تھی جیسی کہ آپ نے بدر کے میدان میں خدا کی طرف سے کامیابی کا وعدہ ہونے کے باوجود دشمن کی ظاہری طاقت کو دیکھ کر فرمائی تھی کہ اللّٰھم ان تھلک ھٰذہ العصابۃ لا تعبد فی الارض۔

اس پر مزید اتفاق یہ ہوا کہ آپ نے انہی فکر کے ایام میں اپنے سر مبارک میں درد وغیرہ کے دفعیہ کے لئے سینگیاں بھی لگوائیں (دیکھو زاد المعاد و فتح الباری وغیرہ) جس سے وقتی طور پر مزید ضعف پیدا ہوا جو گوشت پوست کے قانون کا لازمہ ہے۔ ان وجوہات سے آپ کے اعصاب اور آپ کی قوتِ حافظہ پر کافی اثر پڑا اور آپ کچھ عرصہ کے لئے مرضِ نسیان میں مبتلا ہو گئے جو ایک لازمہ بشری ہے جس سے خدا کے نبی تک مستثنیٰ نہیں جب یہودیوں اور منافقوں نے یہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آجکل بیمار ہیں اور ضعفِ اعصاب اور ضعفِ دماغ کی وجہ سے آپ کو نسیان کا مرض لاحق ہے تو انہوں نے حسبِ عادت فتنہ کی غرض سے یہ مشہور کرنا شروع کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے اور یہ کہ آپ کا یہ نسیان وغیرہ اسی سحر کا نتیجہ ہے۔ اور انہوں نے اپنے قدیم طریق کے مطابق ظاہری علامت کے طور پر ایک کنوئیں کے اندر کسی کنگھی میں بالوں کی گرہیں وغیرہ باندھ کر اسے دبا بھی دیا۔

جب ان کے اس مزعومہ سحر کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے اس فتنہ کے سدِّ باب کے لئے خدا کے حضور مزید دعا فرمائی اور اپنے آسمانی آقا سے استدعا کی کہ وہ اس فتنہ کے بانی مبانی کے نام اور اس کے اس مزعومہ سحر کے طریق سے آپ کو مطلع فرمائے تا آپ اس باطل سحر کا تار پود بکھیر سکیں۔ چنانچہ خدا نے آپ کی مضطربانہ دعاؤں کو سنا اور ذیل کی رؤیا کے ذریعہ آپ پر اصل حقیقت کھول دی۔

عن عائشۃ قالت سُحِرَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتّٰی انہ لیخیل الیہ انہ یفعل الشیٔ وما فعلہ وفی روایۃ کذا یخیل الیہ انہ یاتی اھلہ ولا یاتی حتّٰی اذا کان ذات الیوم وھو عندی دعا اللہ ودعاہ (وفی روایۃ دعا و دعا) ثم قال اشعرت یا عائشۃ ان اللہ قد افتانی فیما استفتیتہ فیہ۔ قلتُ وما ذاک یا رسول اللہ۔ قال جاءنی رجلان فجلس احدھما عند راسی والاخر عند رجلی ثم قال احدھما لصاحبہ ما وجع الرجل۔ قال مطبوبٌ قال ومن طبہ قال لبید بن الاعصم یھودی من بنی زریق وفی روایۃ وکان منافقاً۔ قال فیما ذا۔ قال فی مشطٍ ومشاطۃٍ و جفّ طلعۃ ذکرٍ۔ قال فاین ھو قال فی بئر ذروان قالت فذھب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اناسٍ من اصحابہ الی البئر فنظر الیھا وعلیھا نخل ثم رجع الی عائشۃ فقال واللہ لکان ماءھا نقاعۃ الحناء ولکان نخلھا رؤس الشیاطین۔ قلتُ یا رسولَ اللہ افاخرجتہ (وفی روایۃ استخرجتہ) قال لا اما انا فقد عافانی اللہ وشفانی وخشیتُ ان اثور علی الناسِ منہ شراً وامر بھا فدُفِنَتْ۔

(بخاری ابواب السحر)

قرآن کے اصولی ارشاد کہ لا یفلح الساحر حیث آتیٰ (یعنی نبیوں کے مقابل پر کوئی ساحر کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتا خواہ وہ کسی رنگ میں اور کسی جہت سے حملہ آور ہو) اور پھر قرآن کے اس قطعی فیصلہ کی روشنی میں کہ یقول الظالمون ان تتبعون الا رجلا مسحورا اور پھر خود اس حدیث کے الفاظ اور انداز بیان اور محاورہ عرب پر غور کرنے کے نتیجہ میں بخاری کی یہ روایت یقیناً حکایت عن الغیر کے مضمون میں سمجھی جائے گی جس میں بظاہر کلام کرنے والا اپنی طرف سے کلام کرتا ہے مگر حقیقتہً مراد

یہ ہوتی ہے کہ دوسرے لوگ یوں کہتے ہیں اور اس طرح اس روایت کا ترجمہ یہ بنتا ہے۔

"حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا۔ (یعنی دشمنوں نے مشہور کر دیا کہ آپ کو سحر کر دیا گیا ہے) حتیٰ کہ ان ایام میں آپ بعض اوقات خیال فرماتے تھے کہ آپ نے فلاں کام کیا ہے حالانکہ درحقیقت نہیں کیا ہوتا تھا اور ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ بعض اوقات خیال کرتے تھے کہ میں اپنی فلاں بیوی کے گھر ہو آیا ہوں حالانکہ آپ اس کے گھر نہیں گئے ہوتے تھے۔ انہی ایام میں آپ ایک دن میرے مکان میں تھے اور آپ گھبراہٹ میں بار بار خدا کے حضور دعا فرماتے تھے۔ اس دعا کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے عائشہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا بات ہے؟ آپ نے فرمایا۔ (خواب میں) میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کی طرف بیٹھ گیا اور دوسرا پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ اس شخص کو کیا تکلیف ہے؟ (یہ انداز گفتگو بھی حکایت عن الغیر کی تائید کرتا ہے) دوسرے شخص نے (فتنہ پردازوں کے خیال کے مطابق) جواب دیا یہ وہی ہے جسے سحر کیا گیا ہے۔ اس پر پہلے شخص نے پوچھا اسے کس نے سحر کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ لبید بن اعصم یہودی نے سحر کیا ہے جو بنی زریق کا حلیف ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ وہ منافق تھا) اس پر پہلے شخص نے پھر سوال کیا کس چیز کے ذریعہ سحر کیا گیا ہے؟ دوسرے نے کہا ایک کنگھی میں سر کے بالوں کی گرہیں باندھ کر اور اسے ایک نر کھجور کی خشک شاخ میں لپیٹ کر رکھا گیا ہے۔ پوچھنے والے نے سوال کیا یہ کنگھی وغیرہ کہاں رکھی ہے؟ دوسرے نے جواب دیا وہ ذروان کے کنوئیں میں رکھی ہے۔ اس خواب کے بعد آپ اپنے بعض صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اس کا معائنہ فرمایا۔ اس پر کھجوروں کے کچھ درخت اُگے ہوئے تھے (یعنی وہ اندھیرا سا کنواں تھا) پھر آپ حضرت عائشہؓ کے پاس واپس تشریف لائے اور ان سے فرمایا۔ عائشہ میں اسے دیکھ آیا ہوں۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح سرخی مائل ہو رہا ہے (یہودیوں کا طریق تھا کہ لوگوں کی نظروں کو دھوکا دینے کیلئے ایسے کنوئیں کے پانی کو رنگ دیتے تھے) اور اس کے کھجور کے درخت کھوپرے کے درختوں کی طرح مکروہ نظر آتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کنگھی وغیرہ کو باہر نکلوا کر پھینک کیوں نہ دیا؟ آپ نے فرمایا خدا نے مجھے محفوظ رکھا اور مجھے شفا دیدی تو پھر میں اسے باہر پھینک کر لوگوں میں ایک بری بات کا پرچا کیوں کرتا (جس سے کمزور طبیعت کے لوگوں میں سحر کی طرف خواہ نخواہ توجہ پیدا ہونے کا اندیشہ تھا) پس کنوئیں کو دفن کر کے بند کروا دیا گیا ہے۔"

یاد رکھنا چاہیئے کہ حکایت عن الغیر (یعنی گفتہ آید در حدیث دیگراں) کا طریق کلام عربوں میں عام رائج تھا بلکہ خود قرآن مجید نے بھی بعض جگہ اس طرز کلام کو اختیار کیا ہے چنانچہ ایک جگہ دوزخیوں کو مخاطب کر کے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ذُقْ انّكَ انتَ العزيزُ الكريم۔ (سورہ دخان آیت ۵۰)

"یعنی اے جہنم میں ڈالے جانے والے شخص تو خدا کے اس عذاب کو چکھ بے شک تو بہت عزت والا اور بڑا شریف انسان ہے۔"

اس جگہ یہ مراد ہرگز نہیں کہ نعوذ باللہ خدا دوزخیوں کو معزز اور شریف خیال کرتا ہے بلکہ حکایت عن الغیر کے رنگ میں مراد یہ ہے کہ اے وہ انسان جسے اس کے ساتھی اور وہ خود معزز اور شریف خیال کرتے تھے تو اب خدا کے ابدی عذاب کا مزا چکھ۔ بعینہ یہی رنگ اس رؤیا میں ان دو آدمیوں یا دو فرشتوں نے اختیار کیا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رؤیا میں نظر آئے تھے چنانچہ انہوں نے جب یہ کہا کہ اس شخص کو سحر کیا گیا ہے تو ان کی مراد یہ نہیں تھی کہ ہمارے خیال میں سحر کیا گیا ہے بلکہ مراد یہ تھی کہ لوگ کہتے ہیں اسے سحر کیا گیا ہے اور خواب کی اصل غرض و غایت اس کے سوا کچھ نہیں تھی کہ جو چیز ان خبیثوں نے چھپا کر ایک کنوئیں میں رکھی ہوئی تھی اور اس کے ذریعہ وہ اپنے ہم مشرب لوگوں کو دھوکا دیتے تھے اسے خدا اپنے رسول پر ظاہر کر دے تا ان کے اس مزعومہ سحر کو ملیامیٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ان کے سحر کا آلہ سپرد خاک کر دیا گیا اور کنوئیں کو پاٹ دیا گیا۔ اور بالواسطہ طور پر اس کے نتیجہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کا یہ فکر بھی کہ یہ لوگ اس قسم کی شرارتیں کر کے سادہ مزاج لوگوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں زائل ہو گیا۔ اور یہ خدائی وعدہ بڑی آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا کہ:۔

لَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى۔

"یعنی ایک ساحر خواہ کوئی سا طریق اختیار کرے وہ خدا کے ایک نبی کے مقابل پر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔"

بہرحال اوپر والی حدیث سے ذیل کی باتیں ثابت ہوتی ہیں:۔

(۱) صلح حدیبیہ کے واقعہ کے بعد جس کی وجہ سے طبعاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسروں کی لغزش کے خیال سے کافی فکرمند تھے اور انہی ایام میں آپ نے دردوں کے دفعیہ کی غرض سے اپنے سر مبارک میں سینگیاں بھی لگوائی تھیں۔ آپ کچھ عرصہ کے لئے نسیان کی مرض میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور آپ کئی دنیوی باتیں جو گھریلو معاملات سے تعلق رکھتی تھیں بھول جاتے تھے۔

(۲) آپ کی اس حالت کو دیکھ کر یہودیوں اور منافقوں نے جو ہمیشہ ایسی باتوں کی آڑ لے کر اسلام اور مقدس بانئے اسلام کو بدنام کرنا چاہتے تھے یہ مخفی چرچا شروع کر دیا کہ ہم نے نعوذ باللہ مسلمانوں کے نبی پر جادو کر دیا ہے۔ ان کا یہ چرچا ایسا ہی تھا جیسا کہ انہوں نے غزوہ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے رہ جانے کی وجہ سے حضرت عائشہ رضؓ کو بدنام کرنا شروع کر دیا تھا اور اس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی تلخ کرنے کی ناپاک کوشش کی تھی۔

(۳) اس مزعومہ سحر کی ظاہری علامت کے طور پر تاکہ سادہ طبع لوگوں کو زیادہ آسانی سے دھوکا دیا جا سکے ان خبیث فطرت لوگوں نے ایک یہودی النسل منافق لبید بن اعصم کے ذریعہ اپنے طریق کے مطابق ایک کنگھی میں کچھ بالوں کی گرہیں باندھ کر اسے ایک کنوئیں میں دبا دیا اور یہ مخفی گپ بازی شروع ہو گئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مزید پریشانی کا موجب ہوئی۔

(۴) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور گھبراہٹ اور اضطراب کے ساتھ دعائیں کیں کہ خدایا تو اپنے فضل سے اس فتنہ کا سدِ باب فرما اور مجھ پر اس کی حقیقت کو کھول دے تاکہ میں اس فتنہ کا ازالہ کر کے سادہ مزاج لوگوں کو ٹھوکر سے بچا سکوں۔

(۵) خدا تعالیٰ نے آپ کی ان دعاؤں کو سنا اور لبید بن اعصم کی شرارت کا پول کھول دیا جس پر آپ چند گواہوں کی معیت میں اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور اس کنگھی کو سپرد خاک کر دیا۔ بلکہ کنوئیں تک کو پاٹ دیا تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری۔

بالآخر یہ سوال رہ جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو خدا تعالیٰ کے ایک عالیشان نبی بلکہ افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے آپ کو نسیان کا عارضہ کیوں لاحق ہوا۔ جو بظاہر فرائض نبوت کی ادائیگی میں رخنہ انداز ہو سکتا ہے۔ تو اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر نبی کی دوہری حیثیت ہوتی ہے۔ ایک پہلو سے وہ خدا کا نبی اور رسول ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ خدا کی کلام سے مشرف ہوتا اور دینی امور میں اپنے متبعین کا استاد قرار پاتا اور ان کے لئے اسوہ بنتا ہے اور دوسرے پہلو کے لحاظ سے وہ انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے اور تمام ان بشری لوازمات اور طبعی خطرات کے تابع ہوتا ہے جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ۔

"یعنی اے رسول تو لوگوں سے کہدے کہ میں تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں (اور تمام ان قوانین کے تابع ہوں جو دوسرے انسانوں کے ساتھ لگے ہوئے ہیں) ہاں میں یقیناً خدا کا ایک رسول بھی ہوں اور خدا کی طرف سے مخلوقِ خدا کی ہدایت کے لئے وحی و الہام سے نوازا گیا ہوں۔"

اس لطیف آیت میں انبیاء کی دوہری حیثیت کو نہایت عمدہ طریق پر بیان کیا گیا ہے۔ یعنی انہیں ایک جہت سے دوسرے انسانوں سے ممتاز کیا گیا ہے۔ اور دوسری جہت سے ان کو دوسرے انسانوں کی صف سے باہر نہیں نکلنے دیا گیا۔ پس جو شخص

بیان کرتا ہے کہ انبیاء بشری لوازمات اور انسان کے طبعی خطرات سے بالا ہوتے ہیں۔ وہ جھوٹا ہے۔ یقیناً انبیاء بھی اسی طرح بیمار ہوتے ہیں جس طرح کہ دوسرے انسان بیمار ہوتے ہیں۔ وہ طبیر یا بخار۔ ٹائیفائڈ رضمناً یاد رکھنا چاہیئے کہ جہاں تک ظاہری علامات مندرجہ حدیث و تاریخ سے پتہ چلتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرض ٹائیفائڈ سے فوت ہوئے تھے) سل۔ دق۔ دمہ نزلہ۔ کھانسی۔ نقرس۔ دورانِ سر۔ پھوڑے پھنسیاں۔ آنکھوں کا آشوب۔ جسم کے درد۔ جگر کی بیماری اسہال کی بیماری۔ انتڑیوں کی بیماری گردے کی بیماری۔ دانتوں کی تکلیف اعصابی تکلیف۔ ذکاوتِ حس۔ گھبراہٹ اور بے چینی۔ دماغی کوفت۔ نسیان۔ حوادث کے نتیجہ میں چوٹیں اور زخم۔ لڑائی کی ضربات۔ وغیرہ وغیرہ سب کی زد میں آسکتے ہیں اور آتے رہے ہیں سوائے اس کے کہ کسی خاص نبی کو خدا کی طرف سے استثنائی طور پر کسی خاص بیماری سے حفاظت کا وعدہ ہو۔

اگر اس جگہ کسی کو یہ خیال گذرے کہ قرآن تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے کہ سنقرئک فلا تنسٰی (یعنی ہم تجھے ایسی تعلیم دیں گے جسے تو نہیں بھولے گا) تو پھر آپ کو نسیان کی بیماری کس طرح ہوگئی؟ تو اس کے جواب میں اچھی طرح یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وعدہ صرف قرآنی وحی کے متعلق ہے نہ کہ عام۔ اور مراد یہ ہے کہ اے رسول ہماری جو وحی تجھ پر اُمت کی ہدایت کے لئے نازل کریں گے اسے تو نہیں بھولے گا اور ہم قیامت تک اس کی حفاظت کریں گے۔ عام روزمرہ کی باتوں اور دنیوی امور یا دینی اعمال کے ظاہری مراسم کے متعلق یہ وعدہ ہرگز نہیں ہے۔ چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ آپ کئی موقعوں پر بشری لازمہ کے ماتحت بھول جاتے تھے۔ بلکہ حدیث میں یہاں تک آتا ہے کہ آپ بعض اوقات نماز پڑھاتے ہوئے رکعتوں کی تعداد کے متعلق بھی بھول گئے اور لوگوں کے یاد کرانے پر یاد آیا (بخاری و مسلم) اسی طرح اور کئی موقعوں پر آپ بھول جاتے تھے۔

بلکہ حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے متعلق فرمایا ہے کہ میں بھی انسان ہوں اور تمہاری طرح بھول سکتا ہوں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

انما انا بشر انسٰی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی (ابوداؤد)

"یعنی میں بھی تمہاری طرح کا ایک انسان ہوں اور جس طرح تم بھول جاتے ہو میں بھی بھول سکتا ہوں۔ پس اگر میں کسی معاملہ میں بھول جایا کروں تو تم مجھے یاد دلا دیا کرو۔"

پس جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھی عام اور وقتی نسیان ہو جاتا تھا۔ اسی طرح صلح حدیبیہ کے بعد کچھ عرصہ کے لئے بیماری کے رنگ میں نسیان ہو گیا۔ چنانچہ یہی وہ تشریح ہے جو سحر والی روایت کے تعلق میں بعض گزشتہ علماء نے کی ہے مثلاً علامہ مازری فرماتے ہیں:۔

قد قام الدلیل علی صدق النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمعجزات شاھدات بتصدیقہ واما ما یتعلق بامور الدنیا التی لم یُبعث لاجلھا فھو فی ذالک عرضۃ لما یعترض من البشر کالامراض۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۷)

"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر بے شمار پختہ دلائل موجود ہیں اور آپ کے معجزات بھی آپ کی سچائی پر گواہ ہیں۔ باقی عام دنیا کے امور جن کے لئے آپ مبعوث نہیں کئے گئے سو اس تعلق میں یہ ایک بیماری کا عارضہ سمجھا جائے گا جیسا کہ انسان کو دوسری بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔"

اور علامہ ابن القصار فرماتے ہیں:۔

الذی اصابہ کان من جنس المرض بقولہ فی اٰخر الحدیث اما انہ فقد شفانی۔

(فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۷)

"یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو یہ عارضہ نسیان کا پیش آیا تو یہ بیماریوں میں سے ایک بیماری تھی جیسا کہ حدیث کے ان آخری الفاظ سے ظاہر ہے کہ اللہ نے مجھے شفا دیدی ہے۔"

خلاصہ کلام یہ کہ صلح حدیبیہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حالت جسے دشمنوں کے سحر کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے وہ ہرگز کسی سحر وغیرہ کا نتیجہ نہیں تھی۔ بلکہ پیش آمدہ حالات کے ماتحت محض نسیان کی بیماری تھی جسے بعض فتنہ پرداز لوگوں نے رسول پاک کی ذات والا صفات کے خلاف پراپیگنڈے کا ذریعہ بنا لیا۔ قرآن مجید نبیوں پر سحر کے قصہ کو دور سے ہی دھکے دیتا ہے۔ عقلِ انسانی اسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حدیث کے الفاظ اس تشریح کو جھٹلاتے ہیں۔ جو اس پر ہر طرح جاری ہے۔ اور خود سرور کائنات افضل الرسل کا رفیع مقام سحر والے قصہ کے تار و پود کو بکھیر رہا ہے۔ فبای حدیثٍ بعد ذالک یؤمنون۔ و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد۔ ربوہ

بروز جمعہ بتاریخ ۲۶ رجون ۱۹۵۹ء

نوٹ۔ اس جگہ یہ نوٹ کرنا بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی روایت کے مطابق سیرۃ المہدی حصہ اول کی روایت نمبر ۵۲ میں مذکور ہے ایک دفعہ ایک متعصب ہندو جو گجرات کا رہنے والا تھا۔ قادیان آیا تھا اور وہ علم توجہ یعنی ہپنوٹزم کے سحر کا بڑا ماہر تھا۔ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں حاضر ہو کر آپ پر خاموشی کے ساتھ توجہ ڈالنی شروع کی تا کہ آپ سے بعض نازیبا حرکات کرا کے آپ کو لوگوں کی ہنسی کا نشانہ بنائے۔ مگر جب اس نے آپ پر توجہ ڈالی تو وہ چیخ مار کر بھاگا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں یہ کیا ہوا تھا تو اس نے جواب دیا کہ جب میں نے مرزا صاحب پر توجہ ڈالی تو مجھے یوں نظر آیا کہ میرے سامنے ایک خوفناک شیر کھڑا ہے جو مجھ پر حملہ کرنے والا ہے اور میں اس سے ڈر کر بھاگ نکلا۔ تو جب خادم کا یہ مقام ہے۔ تو آقا کے متعلق یہ خیال کرنا کہ آپ نعوذ باللہ ایک یہودی کے ہپنوٹزم کا نشانہ بن گئے تھے کس طرح قبول کیا جا سکتا ہے!!!

خاکسار

مرزا بشیر احمد

(الفضل ۱۹ جون ۱۹۵۹ء صفحہ ۳)

# نجات حاصل کرنے کا طریق

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

(۱) "اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔" اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریکِ جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو۔

(۲) "دنیا میں آج خدا تعالےٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالےٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے۔"

(۳) "سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم نے اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے!"

(۴) "میں نے بتایا ہے کہ جماعت روپیہ سے نہیں بنتی بلکہ آدمیوں سے بنتی ہے اور آدمی بغیر قربانی کے تیار نہیں ہو سکتے اگر دس ارب روپیہ آنا شروع ہو جائے تب بھی ضروری ہوگا کہ ہر زمانہ میں جماعت سے اس طرح قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے جس طرح آج کیا جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کیا جائے کیونکہ ابھی بڑی بڑی قربانیاں جماعت کے سامنے نہیں آئیں پس چاہیئے کہ اگر ایک غریب کی جیب سے جس میں ایک پیسہ ہے دین کیلئے پیسہ نکال لے اور ایک امیر کی جیب سے جس میں دس ہزار روپیہ موجود ہے دین کیلئے دس ہزار نکال لے۔ کیونکہ اس کے بغیر دل صاف نہیں ہوتے۔

بغیر دل صاف ہونے کے جماعت نہیں بنتی

اور بغیر جماعت کے بننے کے خدا تعالیٰ کی رحمت اور برکت نازل نہیں ہوتی۔ وہ روپیہ جو بغیر دل صاف ہونے کے آئے وہ انسان کیلئے رحمت نہیں بلکہ لعنت کا موجب ہوتا ہے۔ وہی روپیہ رحمت کا موجب ہو سکتا ہے جس کے ساتھ انسان کا دل بھی صاف ہو اور دنیوی آلائشوں سے مبرّا ہو۔"

پس اے دوستو!!! آؤ کہ ہماری جانیں اسلام کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتیں ہم میں سے ہر شخص خواہ اسے مال ملا ہے یا نہیں اپنی اپنی توفیق کے مطابق خدا کے سامنے اپنی قربانی پیش کرے اور اس قربانی کو پیش کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے ایک مردہ کی طرح آستانۂ الٰہی پر گر جائے یہ کہتے ہوئے کہ اے میرے خدا!!! اے میرے خدا!!! اے میرے خدا!!! تو میری اس حقیر نذر کو قبول فرما اور مجھے اپنے دروازہ سے مت دھتکار۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان۔

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق

## ڈاکٹری رپورٹوں کا خلاصہ

قادیان ۷ جولائی - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ہفتہ زیر اشاعت اخبار الفضل میں محترم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو ڈاکٹری رپورٹیں اور تحریکات دعا شائع ہوئی ہیں ان کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

مری ۲۹ جون (بوقت ۸ بجے صبح) کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پرسوں کی نسبت بہتر رہی گو ہلکا اعصابی ضعف رہا۔ رات نیند اچھی آئی۔ اس وقت عام طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ (الفضل ۳۰ جون ۱۹۵۹ء)

مری ۳۰ جون (بوقت ۸ بجے صبح) کل حضور کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی البتہ کچھ اعصابی ضعف رہا۔ رات نیند اچھی آئی۔ اس وقت عام طبیعت اچھی ہے۔

احباب کو رپورٹوں سے پتہ لگ رہا ہوگا کہ چند دن سے حضور کو پھر کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہو رہی ہے اور اس بیماری میں یہی کیفیت دیکھنے میں آ رہی ہے کہ چند دن حضور اقدس کی طبیعت میں افاقہ محسوس ہوتا ہے۔ پھر اعصابی ضعف کی شکایت شروع ہو جاتی ہے۔ گو شروع سے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے عام طبیعت میں فرق محسوس ہوتا ہے اور عام طبیعت بہتر معلوم ہو رہی ہے۔ ان حالات میں احباب جماعت کو خاص التزام اور درد دل سے حضور کی کامل شفایابی کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہنا چاہیئے۔ تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ حضور کو کامل شفا عطا فرما کر بے حد لمبی اور کام والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (الفضل ۱/۷/۵۹)

مری یکم جولائی (بوقت ۸ بجے صبح) کل دن بھر حضور اقدس کی طبیعت بوجہ اعصابی ضعف خراب رہی۔ یہ تکلیف دوپہر سے عصر تک زیادہ رہی رات نیند بہتر آئی اس وقت کچھ ضعف محسوس ہو رہا ہے۔ (الفضل ۲/۷/۵۹)

مری ۲ جولائی (بوقت ۸ بجے صبح) کل دن بھر حضور اقدس کی طبیعت پرسوں کی نسبت بہتر رہی۔ شام کو کچھ ضعف کی شکایت ہو گئی رات نیند اچھی آ گئی۔ آج صبح قدرے ضعف محسوس ہوتا ہے "

"کل ایک دوست کا خط آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں کہ وہ حضرت اقدس کی صحت کے لئے دعا میں خاص انہماک رکھتے ہیں انہوں نے خواب میں دیکھا کہ فرشتہ نے کہا ہے کہ روزہ رکھ کر دعا کرو۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگر باقی احباب جماعت بھی حسب توفیق اس تحریک میں شامل ہو جائیں تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور ہمارے پیارے امام کو کامل شفا عطا فرمائے۔"

لہٰذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ حسب توفیق بروز پیر اور جمعرات کو اجتماعی نفلی روزے رکھ کر حضور کی کامل و عاجل صحت اور لمبی زندگی کے لئے دعائیں کریں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

# حضور کی صحت کیلئے خاص دعا کی تحریک

از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیری

الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہ۔

امام اپنے مخلص مریدان کے لئے ڈھال ہوتا ہے۔ اور بصحیح صورت حال کسی قوم کی عقلمندی کی یہی ہوتی ہے کہ وہ امام کے تابع ہو کر اس کی لائنوں پر چلے۔ خواہ بصورت حملہ روحانی ہو یا بصورت دفاع روحانی ہو۔ ہر دو صورتوں میں کامیابی کی جڑ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کا مقرر کردہ وقت کا امام ہی ہوتا ہے۔

اس حقیقت و صداقت کو جماعت احمدیہ نے صبح و شام حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دور خلافت کے آغاز ۱۹۱۴ء سے اس وقت تک شاہدہ کے رنگ میں حضور والا کی ذات اور حضور کے اعمال میں دیکھا ہے۔ اور ساری جماعت ہی اس کی زندہ گواہ ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ گویا دوسرے الفاظ میں حضرت اقدس کی ذات ہمارے لئے اس دور محسن اعظم کی ذات ہے۔ جس نے اپنے وجود کو ہمارے لئے ڈھال بنا کر ایک طرف شیطان کے مقابلہ میں سینہ سپر بن کر اس کی کامل شکست کے لئے لگا دیا ہے۔ تو دوسری طرف ہمارے عیوب و نقائص و کمزوریوں کی اصلاح و ترقیوں کے لئے دعا کے رنگ میں اپنے وجود کو خدا کے سامنے ڈال کر ہمارے لئے ڈھال بنے ہوئے ہیں۔ گویا حضور روز اللہ کے حضور جماعت کے لئے فریاد کرتے ہیں۔

گویا ارحم الراحمین کے رحم کو روز جوش میں لانے والا وجود امام وقت کا وجود ہے۔ جس کے رحم و کرم اور فضل کو جماعت احمدیہ نے پچھلے چوالیس سال سے مسلسل دور خلافت میں دیکھا۔

خود حضور نے کئی دفعہ خطبات میں ارشاد فرمایا اور تقریروں میں اس کو بیان کیا۔ اور بعض حضور کے مکاتیب میں یہ امر صاف طریق سے ملتا ہے کہ حضور نے اپنی اولاد کی طرح جماعت کے افراد کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھا۔ اور ان کی ہر طرح کی نگرانی و قیادت فرمائی۔ اور ان کے دکھوں اور دردوں کے استیصال کے لئے رات اور دن جاگے۔ اور ان کی ہمہ جہتی ترقی کی فکر فرمائی۔ خواہ انفرادی ہو یا اجتماعی۔

پس کتنی بڑی ذمہ داری اور کس قدر بڑا فرض جماعت پر عائد ہوتا ہے کہ جماعت من حیث الجماعت و من حیث الافراد حضور کی صحت و عافیت و درازیٔ عمر کے لئے دعا کرے۔ جو مقدس وجود بستر علالت پر پڑا ہوا بھی ہماری ہی فکر میں لگا ہوا ہے۔ اسے دھن ہے تو یہی کہ کسی طرح دنیا خدائے واحد کی پرستار ہو جائے۔ اسے لگن لگی ہے تو یہی کہ جس قدر ہو سکے جلد ہی دنیا اسلام اور احمدیت کے آستانہ پر لا ڈالی جائے۔ اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد آپ کے ذریعہ اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ تمام و کمال پورا ہو جائے۔

سو جماعت جتنی قدردانی اس محسن وجود کی کرے گی اتنی ہی دیر تک اللہ تعالیٰ حضور کو ہمارے سروں پر قائم رکھے گا۔ . . . . . . . . .

سو آؤ ہم خدائے واحد کے آستانہ پر جھک کر اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔ اور حضرت اقدس کے لئے زیادہ الحاح و درد کے ساتھ دعا کریں۔ اور ساتھ ہی یہ عہد بھی کریں کہ ہم انشاء اللہ کبھی بھی اسلام اور احمدیت کے علم کو سرنگوں ہونے نہ دیں گے۔

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے اجتماعی دعائیں اور صدقات

### خانپور ملکی

بعد نماز عید مسجد میں پیارے امام کی صحت و سلامتی کے لئے خاکسار کی اقتداء میں اجتماعی دعا کی گئی جس میں جماعت کے تمام مرد عورتیں اور بچے شریک ہوئے ساری مسجد چیخ و پکار سے گونج اٹھی سبھوں نے رو رو کر حضور کی صحت و سلامتی کیلئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔ اس سے قبل ایک بکرا صدقہ بھی کیا گیا۔

مرکز قادیان نے حضور کی صحت کے متعلق جماعتوں کو باخبر رکھنے کیلئے جو بلیٹین کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ اس طریق کو بہت پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین۔ خاکسار سید عاشق حسینی
پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خانپور ملکی

### چودوار (اڑیسہ)

حضور پُر نور متعنا اللہ بطول حیاتہ کی صحت کے متعلق ڈاکٹری اطلاعات پر مشتمل مرکز سے بلیٹین برابر پہنچ رہے ہیں۔ روزانہ بعد مغرب مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ کی اقتداء میں اجتماعی دعا کا انتظام کیا گیا اور ساتھ ہی روزے رکھنے اور صدقہ دینے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے بلا اللہ تعالیٰ

(۲) اسے تبدل فرمائے۔ آمین۔ نیز حضرت ام وسیم احمد صاحب کی صحت کاملہ کیلئے بھی دعائیں کی جاری ہیں اللہ تعالیٰ شفا دے آمین۔ خاکسار شیخ آدم صدر جماعت احمدیہ چودوار (اڑیسہ)

درخواست دعا۔ اس جگہ میں بیکسی اور بے بسی کی حالت گذار رہی ہوں۔ میری لڑکی بیمار ہے اور داماد کے کاروبار کی حالت اچھی نہیں لہٰذا احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میری جلد پریشانی دور ہونے کیلئے درد دل سے دعا کریں۔ عاجزہ زینب بی بی دعواں سونگھڑہ (اڑیسہ)

# نتیجہ امتحان رسالہ "جماعتی تربیت اور اسکے اصول"

نظارت تعلیم و تربیت ... حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے رسالہ "جماعتی تربیت اور اس کے اصول" ... امتحان کا انتظام کیا گیا جس میں جماعتہا سے متعدد دوستوں کو شرکت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ کہ احباب نے اس امتحان میں خاص دلچسپی لی۔ ذیل میں اس امتحان میں دیا جانے والا ... اور جو نمبر ... سب سے زیادہ نمبر (۸۸) محترمہ مقبول بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبد الحی صاحب تحصیل بندری نے حاصل کئے اس طرح انہیں اول پوزیشن حاصل ہوئی۔ دوسرے نمبر پر عزیزم کریم الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے ۸۵ نمبر حاصل کئے اور ۸۲ نمبر حاصل کر کے خلیل جی صاحب ولد مکرم محمد عبد الحی صاحب تحصیل بندری سوم آئے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی کامیابی کو دینی اور دنیوی پہلوؤں سے موجب برکت و فضل بنائے اور ان کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

## جماعت احمدیہ قادیان

خم عبد الحفیظ صاحب ... مدرسہ احمدیہ ۴۵
بھائی عبد الرحیم صاحب دیانت ۴۴
بشیر احمد صاحب پروفیسر ... مدرسہ احمدیہ ۵۳
منور احمد صاحب نور ... ۴۶
محمد کریم الدین صاحب متعلم مولوی فاضل کلاس دوئم ۸۵
شہزادہ حسین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ ۶۱
محمود احمد صاحب بشیر ۴۸
فخر الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ ۵۹
بدر الدین صاحب فاضل ۵۴
مولوی محمد عبد اللہ صاحب ۶۳
مولوی بشیر احمد صاحب گیانی ۶۱
جلال الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ ۵۹
انوار الحسن صاحب " " " ۴۸
عبد الرحمن صاحب نیازی ۴۴
عبد الغفور صاحب بہشتی مقبرہ ۵۷
یونس احمد صاحب اسلم ۶۰
چوہدری عبد السلام صاحب ۵۸
عبد السلام صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ ۶۰
محمد شمس الدین صاحب " " ۵۶
ایم۔ کے محمد بشیر صاحب " " ۵۹
بشیر الدین صاحب سونگوڑوی " ۶۵
عطاء الرحمن صاحب عباسی ۶۲
زین العابدین صاحب ۶۱
فتح محمد صاحب گجراتی ۴۳
شریف احمد صاحب ڈوگر ۴۴
عبد القادر صاحب اعوان ۵۸
چوہدری سکندر خان صاحب ۵۲
مولوی بشیر احمد صاحب بانگڑوی ۶۴
عبد اللطیف صاحب مالاباری متعلم مدرسہ احمدیہ ۵۴

## جماعت احمدیہ حیدرآباد

مولوی فیض احمد صاحب ۶۶
مرزا احمد اللہ بیگ صاحب ابن مرزا ولاور بیگ صاحب ۵۲
میر احمد علی صاحب ہاشمی ولد میر دلاور علی صاحب مرحوم ۵۹
شمس الدین صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب چڑچڑالہ ۵۹
محمد صادق صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب چڑچڑالہ ۶۰

محمد اسحاق صاحب متعلم ... ولد محمد ابراہیم صاحب مرحوم رائچوری ۴۷
عبد القیوم صاحب ولد سیٹھ محمد ... علی صاحب مرحوم ۶۰
محمد غوث محی الدین صاحب (غیر احمدی دوست) ۶۱
محمد خواجہ صاحب ولد محمد عبد الحی صاحب تحصیل بندری ۵۷
خلیل جی صاحب ولد محمد عبد الحی صاحب تحصیل بندری (سوم) ۸۲
میر احمد اشرف صاحب ولد سید حسین صاحب ذوقی ۵۹
اعظم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ بشیر الدین صاحب جنتہ کنٹہ ۷۰
صدیقہ بیگم صاحبہ بنت محمد ابراہیم صاحب مرحوم رائچوری ۶۶
سیدہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ محمد صادق صاحب ۳۵
محمودہ بیگم صاحبہ بنت محمد عبد الرحیم صاحب مرحوم رائچوری ۷۷
امتہ الجمیل بیگم صاحبہ بنت علیم محمد عبد الصمد صاحب فاضل ۷۱
انیسہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد اعظم صاحب ۶۷
محمودہ شاہین صاحبہ بنت سیٹھ امیر احمد علی صاحب ۵۹
صبیحہ بیگم صاحبہ بنت سیٹھ محمد اعظم صاحب ۷۰
وسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ میر احمد صادق صاحب ۵۱
مقبول بیگم صاحبہ بنت محمد عبد الحی صاحب تحصیل بندری (اول) ۸۸
سیدہ منیر النساء بیگم صاحبہ اہلیہ سید حسین صاحب ذوقی ۳۴
امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب جنتہ کنٹہ ۶۳

## جماعت احمدیہ سکندرآباد

بشیر الدین صاحب ابن اللہ دین صاحب ۵۵
حافظ صالح محمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ابن علی محمد اللہ دین صاحب ۶۴
سیٹھ یوسف احمد اللہ دین صاحب ابن حضرت سیٹھ عبد اللہ اللہ دین صاحب ۵۸

## چار افراد جماعت احمدیہ شموگہ علاقہ میسور کا تبلیغی تعاون

۱۔ مکرم امیر حسین صاحب نے ایک سال کے لئے اپنے خرچ پر پانچ اخبار بدر اور چھ رسالہ جات ریویو آف ریلیجنز انگریزی غیر احمدی احباب کے نام جاری کروائے۔

۲۔ مکرم سید عبد القادر صاحب نے پانچ اخبار بدر ایک سال کے لئے غیر احمدی دوستوں کے نام جاری کروائے۔

۳۔ مکرم سید محمد جعفر صاحب نے ایک سال کے لئے چار اخبار بدر اور ایک ریویو جاری کروایا ہے۔

۴۔ مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب نے چار رسالہ جات ریویو ایک سال کے لئے جاری کروائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان چاروں احباب کو جزائے خیر دے اور ان کے کاروبار میں برکت دے کر ان کو مزید بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

## قابل تقلید نمونہ

مکرم سید مداد صاحب احمدی ساکن شموگہ علاقہ میسور نے جنوری ۱۹۵۹ء سے مستقل طور پر اپنا ایک مکان بغیر کسی معاوضہ کے دیا ہے کہ جس میں دار التبلیغ اور مبلغ کی رہائش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے اور ان کی اس خدمت کو قبول فرما کر حسنات دارین سے وافر حصہ دے اور کاروبار میں ترقی دے کر مزید بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

**درخواستہائے دعا۔** (۱) جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ یہ عاجز ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلا آرہا ہے۔ میری دائیں ٹانگ کی کوئی نس ہٹ کر دوسری جگہ ٹھہر گئی ہے جس سے تمام جسمانی نظام بگڑ گیا ہے نہ چل پھر سکتا ہوں نہ سو سکتا ہوں نہ بیٹھ سکتا ہوں۔ طبیعت ہر وقت بے چین اور گھبراہٹ رہتی ہے۔ ہر چند علاج کر چکے ہیں مگر تا حال افاقہ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ احباب جماعت سے میری عاجزانہ درخواست ہے کہ درد دل سے اس عاجز کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار شیخ محمد یعقوب درویش حال ڈھاکہ

(۲) میں ان دنوں بعض مشکلات میں ہوں نیز میرے خسر مکرم سید نعمت علی شاہ صاحب مال بھیرہ بھی پریشان ہیں احباب سے خصوصی دعاؤں کی التجا ہے۔ (خاکسار سید سجاد احمد قائم آباد سرگودھا)

یسیح الدین صاحب ابن عبد اللہ اللہ دین صاحب ۶۰
لطف اللہ صاحب ابن غلام علی صاحب کرم علی صاحب ۴۵
سید عمر صاحب ابن سید حسین صاحب کاچی گوڑہ ۴۸
محمد ابراہیم صاحب خان ولد محمد حسین صاحب تیجی والا بارشی ۵۰
سید جہانگیر علی صاحب ولد سید غلام دستگیر صاحب مرحوم ۵۸
کبریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبد الرحیم صاحب بدر ۴۱
سیدہ بشیر النساء صاحبہ اہلیہ سید عمر صاحب ۶۴
ہاجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ رشید الدین احمد خان صاحب ۵۰
سید جعفر علی صاحب ابن سید غلام دستگیر صاحب مرحوم ۶۷
راشد محمد اللہ دین صاحب ابن علی محمد اللہ دین صاحب ایم۔ اے ۴۶
مرزا شریف احمد صاحب ولد مرزا محمد بیگ صاحب ڈنبر ۵۸

## جماعت احمدیہ اوتکور

محمد عبد الغفور صاحب ولد شیخ چاند صاحب ۴۵
محمد عبد الحمید صاحب ولد محمد عثمان صاحب ۴۳

غلام رسول صاحب ولد ... صاحب ... ۴۴
محمد عثمان صاحب ولد محمد قاسم صاحب ۵۷

## جماعت احمدیہ مدراس

ماجد احمد صاحب ولد محمد رفیق صاحب ۶۳
شاہد احمد صاحب ولد " " ۷۷
امجد احمد صاحب ولد زین العابدین صاحب ۴۸
صدیق احمد صاحب امینی ولد مولوی شریف احمد صاحب امینی ۵۸
عصمت اللہ صاحب برادر محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ۵۷

## جماعت احمدیہ بلاری (ضلع بھاگلپور)

محمد عثمان صاحب ولد عبد الستار صاحب ۴۰
الیس۔ ایم رضوان ولد " " ۵۸
تسنیمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ منظور احمد صاحب ۴۳
محسنہ بیگم صاحبہ بنت عبد الستار صاحب ۶۰

## جماعت احمدیہ چودوار (کٹک)

فضل الرحمٰن صاحب ولد کمال الدین خان صاحب ۵۰
شمس الحق صاحب ولد مکرم خان صاحب ۵۰

## جماعت احمدیہ آسنور (کشمیر)

ملک عبد الکریم صاحب ولد غلام محمد صاحب ۴۸

### از روئے تحریرات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

# حضرت امام جماعت احمدیہ ہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کے مصداق ہیں

## لاہوری "اہل الرائے" حضرات کی بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

(از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی)

(۵)

(۱۱) گیارھواں ثبوت یہ ہے کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مصلح موعود کے متعلق یہ لکھا تھا کہ:-

"وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

اس کے پورا ہونے کا ذکر آپ نے ازالہ اوہام میں ان الفاظ میں فرما کر اس کی موجودگی کا اعلان فرما کر اسے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق قرار دیا ہے کہ:-

"اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے"

(ازالہ اوہام جلد اوّل)

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق چار لڑکوں میں سے ایک کو مصلح موعود مسیح صفت بتایا گیا تھا۔ اس لئے چار لڑکوں میں سے ایک کی پیدائش اس کے مطابق بتا کر اسے ۲۰ فروری ۸۶ء کی پیشگوئی کو پورا کرنے والا بتایا۔

(۱۲) ثبوت یہ ہے کہ آپ نے دوبارہ اس کی موجودگی کے متعلق حسب ذیل اعلان بھی فرمایا کہ:-

"الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور ایک کو ان میں سے مرد غلام مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲ ۱۸۹۹ء)

گویا اس اعلان میں آپ نے یہ بتا دیا کہ ۲۰ فروری ۸۶ء والا مسیح صفت لڑکا پیدا ہو چکا ہے اور وہ موجود الوقت چار لڑکوں میں سے ایک ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ وہ وہی ہو سکتا ہے جس کے متعلق آپ اس کی موجودگی کا بار بار نام لے کر اعلان فرما رہے تھے یہ اعلان اپنی ذات میں بالکل واضح ہے۔

(۱۳) تیرھواں ثبوت یہ ہے کہ اس بارہ میں آپ نے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ وہ میرا پہلا لڑکا ہے جو چاروں میں سے سب سے بڑا ہے۔ جس کا نام محمود ہے یہ حوالہ میں پہلے نقل کر آیا ہوں۔ چنانچہ تریاق القلوب میں بھی مذکورہ حوالہ کے بعد آپ نے پھر لکھا کہ وہ دوسری بیوی سے ہونے والے چار لڑکوں میں سے پہلا اور سب سے بڑا ہے۔

آپ فرماتے ہیں:-

"دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا دیا اور تین اور عطا کئے"

(تریاق القلوب صفحہ ۴۲)

ایک طرف تو یہ بتایا گیا تھا کہ وہ دوسری بیوی سے ہونے والے لڑکوں میں سے دوسرے نمبر پر ہوگا۔ یعنی بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ بتایا گیا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ چنانچہ تریاق القلوب صفحہ ۴۱ پر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے اس کے یہ معنے بتائے تھے۔ کہ وہ چوتھا لڑکا یا چوتھا بچہ ہوگا۔

یہ یاد رہے کہ مصلح موعود اور مبارک ہر دو کے لئے تین کو چار کرنے کی پیشگوئی تھی۔ مبارک نے علاوہ اور صورتوں کے دوسری بیوی سے ہونے والے چار لڑکوں کے آخر میں پیدا ہو کر چوتھا ہونے کی وجہ سے تین کو چار کر دیا۔

مگر محمود نے علاوہ دیگر صورتوں کے ایک تو مبارک کی طرح اپنے سے پہلے تین لڑکوں اور بچوں کو چار کیا اور دوسرے اس نے اپنے سے بعد والے تین لڑکوں کو بھی چار کیا ہے۔ مصلح موعود خاص لڑکا ہے اور باقی تین عام ہیں۔ اس خاص پہلے لڑکے نے ان عام تین لڑکوں کو چار کیا ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مبارک پر تو یہ صورت چسپاں کی ہے کہ وہ دوسری بیوی سے پیدا ہونے والے تین لڑکوں کے بعد آنے کی وجہ سے تین کو چار کرنے والا ہے مگر محمود کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ ان سب سے پہلے پیدا ہوا اور ان سب سے بڑا ہے اور اس کے بعد تین اور خدا نے عطا کئے ہیں ان تین میں محمود نے شامل ہو کر انہیں چار کر دیا ہے اور اس طرح اس کی شمولیت سے چار کی تعداد حسب پیشگوئی پوری ہو گئی ہے۔

پس جہاں اسے بشیر یعنی دوسرا بشیر قرار دیا گیا تھا وہاں اسے باوجود بڑا اور سب سے پہلا ہونے کے چوتھا ہونے کی وجہ سے تین کو چار کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔ مگر باوجود اس کے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنی رٹ لگائے جاتے ہیں کہ حضرت صاحب نے محمود کو اس کا مصداق

مصداق قرار نہیں دیا۔ حالانکہ انہوں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی اس واضح تحریر کو نظر انداز کر دیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی تین کو تبھی چار کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ ان کے بعد آئے حالانکہ یہ دونوں صورتیں تین کو چار کرنے میں داخل ہیں۔ گنتی دونوں طرف سے ہو سکتی ہے۔ شروع سے بھی اور آخر سے بھی۔

پس مبارک جن تین کو بعد میں آنے کی وجہ سے چار کرنے والا ہے محمود ان کے شروع میں ہونے کی وجہ سے انہیں چار کرنے والا ہے۔ حضرت اقدس کے اس پر یہ صورت چسپاں کرنے کے بعد ڈاکٹر صاحب کے لئے اعتراض کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ محمود مبارک کی طرح اپنے سے پہلے تین کو بھی چار کرتا ہے۔ کیونکہ تین لڑکے یا تین بچے اس سے پہلے تین کو بھی چار کرتا ہے کیونکہ تین لڑکے یا تین بچے اس سے پہلے موجود ہیں اور تین اس کے بعد ہیں۔ وہ ان سب کے وسط اور درمیان میں ہونے کی وجہ سے دونوں طرف تین کو چار کرنے والا ہے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تین کو چار کرنے کی مذکورہ دو صورتوں میں سے ایک صورت مبارک کے لئے بیان کی ہے اور ایک صورت محمود پر چسپاں فرمائی ہے اسلئے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ خیال کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے محمود کو تین کو چار کرنے والا قرار نہیں دیا۔ آپ کی مذکورہ تحریر کے صریح خلاف ہے۔ محمود کے لئے مذکورہ بالا ہر دو صورتوں میں سے وہی صورت مقدر تھی جو آپ نے اس پر چسپاں کی ہے کیونکہ الہام نے اسے بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونے والا بھی قرار دیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا تھا جبکہ وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوتا۔ اور پھر بعد والے تین سے قبل ہوتا۔ ورنہ اس مقام سے ادھر ادھر پیدائش کی وجہ سے نہ تو بلا توقف کی صورت جو اس کے لئے اشد ضروری ٹھیرائی گئی تھی پیدا ہو سکتی تھی۔ اور نہ ہی تین کو چار کرنے کی مذکورہ صورت اس پر چسپاں ہو سکتی تھی۔

غرضیکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں مبارک کو اس سے متعلق الہام کی وجہ سے تین کو چار کرنے والا قرار دیا ہے وہاں محمود کو بھی اس سے متعلق حصہ کے ماتحت تین کو چار کرنے والا بتایا ہے۔

اور ظاہر ہے کہ تین کو چار کرنے والی پیشگوئی کا ذکر اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں تھا۔ پس آپ کے محمود کو تین کو چار کرنے والا قرار دینے کے صاف یہ معنی ہیں کہ آپ نے اسے ۲۰ فروری والی مصلح موعود سے متعلق پیشگوئی کا مصداق ٹھیرایا ہے۔

چونکہ اس جگہ ہمارے سامنے صرف اسی قدر سوال ہے کہ آیا حضرت اقدس علیہ السلام نے محمود کو تین کو چار کرنے والا قرار دیا ہے یا نہیں۔ اس لئے میں نے صرف اسی کا جواب دیتے ہوئے مذکورہ بالا صورت کو حضرت اقدس کی تحریر کے حوالہ سے پیش کیا ہے۔ ورنہ محمود کے تین کو چار کرنے کی تیسری صورت بھی ہے اور یہ صورتیں میں پہلے اوپر ذکر کر چکا ہوا ہوں

(۱۴) چودھواں ثبوت یہ ہے کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں مصلح موعود کے متعلق لکھا تھا کہ

"نور آتا ہے نور جسے خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا"

بعد میں آپ نے اس نور کے آنے کا ذکر حسب ذیل اشعار میں یوں فرمایا ہے۔

جب تیرا نور آیا جاتا رہا اندھیرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا

(محمود کی آمین)

آپ نے ان اشعار میں بتایا ہے کہ جس نور کا وعدہ ۲۰ فروری ۸۶ء والے اشتہار میں تھا وہ آ چکا ہے۔ آپ نے اس نور کے آنے کو محمود پر چسپاں کر کے بتا دیا ہے کہ اس کی پیدائش مذکورہ اشتہار کے مطابق ہوئی ہے۔ اس لئے وہ مصلح موعود ہے۔ کیا کوئی خدا کا بندہ سمجھا سکے کہ اس اطلاع میں کیوں مصلح موعود کی پیدائش کے وقوع میں آ چکنے کی خبر نہیں؟

(باقی)

## درخواست دعا

میرے والدین بوجہ پیرانہ سالی کے مختلف امراض میں مبتلا ہیں احباب جماعت اور بزرگان جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار
محمد لطیف کانپور۔ یو-پی۔

منقول

# روحانیت ——— اور مادہ پرستی

پنڈت نہرو نے نیپال پہونچ کر نیپال کی ایشیائی تعلقات اور عالمی مسائل کی کونسل میں ایک ایسی تقریر کی ہے جس سے صنعتی ترقیات اور اخلاقی زوال کا پس منظر بالکل واضح ہوجاتا ہے۔ اور بہت سے الجھے ہوئے مسائل آسانی سے سمجھ میں آجاتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ امریکہ اور روس جس بنیادی بات پر متفق ہیں وہ ہے مشین ۔ دونوں ہی مشین کو خدا تصور کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تمام اچھائیاں ان ہی سے پیدا ہوں گی ۔لیکن اس اتفاق کے باوجود دونوں دو مخالف سمتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور کوئی نہیں جانتا کہ کب ایسی جنگ چھڑ جائے جو انسانی تہذیب و تمدن کے سرمایہ کو ملیامیٹ کر ڈالے۔ پھر ان دونوں کا نشانہ بھی ایک ہی ہے۔ یعنی مادہ پرستانہ زندگی! اس مادہ پرستانہ زندگی کی تشریح کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے انتہائی رنگ میں کہا ”مشین کے اردگرد زندگی کے ڈھانچہ کا جو تانا بانا بنایا جارہا ہے اس میں زندگی کے روحانی پہلوؤں کو بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے۔ اگر پہلو اسی طرح نظر انداز ہوتا رہا تو انسان اپنے مقام سے گر جائے گا۔ انسانیت ختم ہوجائے گی۔ اور اس کے ساتھ مشین کا بھی یہی حشر ہوگا۔“ اگر مشین سائنس اور ٹیکنالوجی کے دور میں روحانی قدروں اور روحانی زندگی کو بھی یاد کیا گیا تو ہم سمجھتے ہیں کہ انسان کی قسمت کے لئے یہ ایک اچھی علامت ہے۔

یہ بات تو ماننی ہی پڑے گی کہ انسان کی پیاس صرف مادی آسائشوں سے ہی نہیں بجھتی اسے روحانی پیاس بھی ہے جو صرف روحانی اور اخلاقی قدروں سے ہی بجھ سکتی ہے۔ مشین کی پوجا اور مادی خوشحالی کے تصور نے روحانیت اور مادیت کو غیر متوازن بنادیا ہے۔ جس کے کھلے آثار یہی وہ نظریات ہیں جو کمیونزم۔ سوشلزم اور سرمایہ پرستی وغیرہ ناموں سے زندگی کی سطح پہ ابھر آئے ہیں۔ اگر دنیا کو آفاقی تباہی اور بربادی سے بچنا اور انسانی عظمت کو برقرار رکھنا ہے تو اسے ایک بار روحانیت کی طرف آنا ہوگا۔ اگر موجودہ دور کا انسان مشین ہی کو سب کچھ سمجھنے لگے تو وہ خود مشین بن کر رہ جائے گا۔ اور وہ انسان ہوتے ہوئے بھی انسان نہ بن سکے گا۔ بلکہ یوں کہیئے کہ آج دنیا میں مشین کے سوا کچھ نہیں کیونکہ

احساسِ مروّت کو کچل دیتے ہیں آلات

اگر احساس مروت ختم ہوچکا ہے تو کہنے دیجئے کہ انسانیت مرچکی ہے۔ اب اس کی زندگی کا واحد راستہ یہ ہے کہ روحانی قدروں کو واپس لایا جائے ۔مگر کون لائے ؟ یہ عظیم و جلیل کام کس کے سپرد ہو؟ اور روحانی قدروں کا احیاء کون کرے ؟ یہ ٹیڑھا سوال ہے۔ روحانیت کے علمبردار مدتوں سے سیاسی لیڈروں کے لئے اپنی جگہ خالی کرچکے ہیں۔ اگر سیاسی لیڈروں کی پیدا وار بند نہ ہوئی تو روحانی اور اخلاقی قدروں کا رہا سہا امکان بھی ختم ہوجائے گا!

پنڈت نہرو نے شاید پہلی بار اس سوال کا جواب دیا ہے کہ مغرب کے ترقی یافتہ ملکوں اور ایشیا کے پس ماندہ لوگوں میں زمین و آسمان کا فرق کیوں ہے؟ آپ نے کہا کہ یورپ میں سیاسی انقلاب سے پہلے اقتصادی انقلاب آیا۔ مگر ہندوستان جیسے ملکوں میں یہ ترتیب الٹ گئی۔ یعنے یہاں اقتصادی انقلاب سے پہلے سیاسی انقلاب آیا۔ سیاسی انقلاب نے ہلچل تو پیدا کی ۔مگر عوام کی اقتصادی بنیادیں مضبوط نہ ہوسکیں اور اس کی وجہ سے سیاسی انقلاب بھی اپنی واجبی تاثیر پیدا نہ کرسکا! اس میں ہم ذرا سی ترمیم کریں گے۔ ہمارے خیال میں مغربی ممالک میں سب سے پہلے جو انقلاب آیا وہ سماجی انقلاب تھا۔ سماج کی تنظیم کچھ اس ڈھب سے ہوئی کہ سماجی شعور ان کے مزاج میں رچتا چلا گیا۔ اسی سماج نے پھر اقتصادی انقلاب کو جنم دیا۔ اور سماج و اقتصادیات کے امتزاج سے نفسیات کی ایک ایسی لہر اٹھی جو سیاست کو اپنی پوری رعنائی اور توانائی کے ساتھ سطح پر لے آئی۔ اور ترقی کے جتنے مرحلے طے ہوئے ان کی چول سے چول ملتی چلی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ مغربی ممالک میں نہ تو سماج کے اندر کوئی خلا موجود ہے نہ اقتصادیات کے اندر کوئی ناہمواری ہے۔ اور نہ سیاست ہی میں کوئی بودا پن نظر آتا ہے۔ سماج کی تشکیل اقتصادیات اور سیاست پر بہرحال مقدم ہے۔ کیونکہ بعد کی تمام چیزیں سماج کی نفسیات ہی سے ابھرتی ہیں۔ اور اسی بنیاد کی مضبوطی پوری عمارت کو مضبوط بنادیتی ہے۔ لیکن ایشیا میں پہلے سیاسی انقلاب آیا جس کے گرداب میں وہ ایسا پھنسا کہ اسے اقتصادی انقلاب سے محروم ہونا پڑا! اور سماجی انقلاب کا تو پوچھنا ہی کیا، اس کا نشان تو دور دور تک نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ نہ تو ایشیا کی سیاست ہی پختہ ہوسکی اور نہ اسے اقتصادی انقلاب لانے کی سوجھ بوجھ رہی ۔ رہا سماجی انقلاب سو وہ خواب و خیال بن کر رہ گیا ہے۔ یہ وہ خلیج ہے جو ہمیں مغرب کے ترقی یافتہ ممالک اور ایشیا کے پس ماندہ ممالک میں خالی آنکھوں سے نظر آسکتی ہے اور جس کا پاٹنا بہت مشکل ہوگیا ہے —— اگر ہم چاہتے ہیں کہ ایشیا کی پسماندگی دور ہو اور وہ زندگی کے میدانوں میں مغرب کا مقابلہ کرسکے تو ہمیں سماجی انقلاب لانا ہوگا۔ اس کے بعد اقتصادی انقلاب کی باری آئے گی اور پھر ہم سیاسی انقلاب سے کوئی فائدہ اٹھا سکیں گے۔

پنڈت نہرو کی تقریر کا وہ حصہ جس میں مادہ پرستی کی خرابیوں کے ساتھ روحانی قدروں کی اہمیت واضح کی گئی ہے ۔مفکرین عالم کے لئے قابلِ غور ہے ۔مغربی مفکرین بھی زندگی کے روحانی پہلو پر بہت زور دے چکے ہیں۔ اگر ہم اس پیغام کے علمبردار بنے اور ایشیا نے خالص مادہ پرستانہ نظریات سے ٹکر لی تو ممکن ہے کہ انسانیت گرنے اور تباہ ہونے سے بچ جائے اور مشینی دور انسانی دور کو مغلوب نہ کرسکے!

(الجمعیۃ ۱۵ر جون ۱۹۵۹ء)

---

# روس کی عیارانہ چال

ہمیں اس بات کا زیادہ افسوس نہیں کہ سوویت روس مذہب دشمن ہے اور اسلام اس کی نگاہوں میں خار بن کر کھٹک رہا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ روس کو مذہب اور روحانیت سے بیر ہے اور اس کے نظریات کی بنیاد مادہ پرستی ہے۔ افسوس اس کا ہے کہ وہ گھر کے اندر کچھ کرتا ہے اور باہر کی دنیا کو کچھ اور دکھاتا ہے دہریت اور اسلام دشمنی کا پروپیگنڈا روس کے اندر کیا جاتا ہے جس میں ریڈیائی نشریات اور مطبوعات بھی شامل ہیں۔ دوسرے ممالک کے لئے جو پروگرام نشر کئے جاتے ہیں۔ ان میں اسلام کا ذکر ہمدردانہ پیرایہ میں کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قازقستان کے اخبار سولٹیپ اسٹیک مورخہ ۱۰ر اپریل کے شمارہ میں سوویت روس کے مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ عید کی تقریب —— اہل ایمان کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑے رکھنے کی ایک عیارانہ چال ہے۔ جو مسلم روحانی پیشوا چلتے چلی تھی —— یہ تو تصویر کا اندرونی رُخ ہے۔ لیکن اس کا خارجی رُخ کیا ہے؟ اس کا اندازہ تاس ایجنسی کی اس خبر سے لگایا جاسکتا ہے جو ۱۷ر جون کو تاشقند سے شائع ہوئی ہے اور جسے دہلی کے روسی سفارت خانہ کے خبرنامہ میں بڑے فخر کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

# ایک منہ دو زبانیں

اس میں کہا گیا ہے کہ ”سوویت مشرق کے مسلمانوں نے آج اپنا مذہبی تہوار عید قربانیاں منایا۔ وسط ایشیا اور قزاقستان کے مسلم بورڈ کے صدر مفتی ضیاء الدین ایشان بابا خان نے تاشقند کی مسجد طلا شیخ میں امامت کی اور خطبہ پڑھا۔ انہوں نے مسلمانوں کو اس روز سعید کی مبارکباد دی۔ طویل عمر کی دعا کی۔ خطبہ کے بعد تلاوت کلام پاک اور دیگر مذہبی رسومات ادا کی گئیں۔ وسط ایشیا کی قدیم ترین مسجد مسجد بہاؤالدین (بخارا) میں سمرقند اور کرغیزیہ کے قصبوں اور گاؤں میں بھی نماز عید باجماعت ادا کی گئی۔ کرغیزیہ کی راجدھانی میں قاضی علی خان تورہ نے امامت کی اور خطبہ پڑھا“ سوچئے ایک منہ میں دو زبانوں والا سوویت روس دنیا کو کس قدر دھوکا دیتا ہے۔ روسی مسلمانوں کو بتایا جاتا ہے کہ عید کی تقریب غلامی کی یادگار ہے اور مسلم علماء کی ایک عیارانہ چال اور باہر کی دنیا کو عید قرباں پر مبارکباد دی جارہی ہے۔ کلام پاک، نماز، خطبہ، امامت اور دعا کا تذکرہ کیا جارہا ہے۔ دنیا کو دکھانا کہ روس میں اسلام آزاد ہے! اور اندر یہ تلقین کہ اسلام کی تقریبات غلامی کی نشانی ہیں۔

# روسی مسلمانوں کا حج

ایک دوسری مثال لیجئے۔ ۱۹ر مارچ کو سوویت ترکمانستان ریڈیو سے اسلامی فرائض و احکام پر شدید حملے کئے گئے۔ اور خصوصیت سے روزہ اور حج کا مذاق اڑایا گیا۔ مگر باہر کی دنیا کو بتایا گیا کہ روسی مسلمان حج کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے گئے ہیں۔ روسی سفارت خانہ دہلی کے خبرنامہ میں یہ اطلاع شائع ہوئی ہے کہ سوویٹ یونین کے مختلف حصوں سے مسلمانوں کی ایک جماعت شریعت اسلامی کے مطابق رسومات حج ادا کرنے کے لئے آج کل مکہ معظمہ میں موجود ہے۔ عازمان حج کے اس قافلہ کے ساتھ سوویت یونین کے یورپی حصہ کے مسلم بورڈ کے صدر مفتی شاکر ابن خیال الدین اور شمالی قفقاز و داغستان کے مسلم بورڈ کے صدر مفتی محمد قربان بھی ہیں۔ مسلمانوں کی یہ جماعت رسومات حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ جائے گی جہاں یہ لوگ پیغمبر اسلام کی زیارت کا شرف حاصل کریں گے اور پھر قاہرہ جاکر مسجدوں میں باجماعت نمازیں ادا کریں گے اور متحدہ عرب جمہوریہ کے علماء سے ملاقات فرمائیں گے —— ہائے یہ بیچارے مفتی ایشان بابا خاں اور قاضی فلاں! یہ غریب شو بوائے بن کر حج کے لئے مکہ معظمہ جاتے ہیں اور باور کراتے ہیں کہ روس میں مذہب آزاد ہے۔ اور مسلمان جوش و خروش کے ساتھ اپنی مذہبی رسوم ادا کرتے ہیں! گھر کے اندر اسلام کی جڑوں پر کلہاڑا اور باہر یہ دکھاوا کہ روس میں شجر اسلام خوب پھل پھول رہا ہے اور مسلمان اس کے سایہ میں خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اگر روس باہر کی دنیا کو یہ دھوکا نہ دیتا تو ہمیں اس کی اسلام دشمنی پر زیادہ افسوس نہ ہوتا ۔مگر وہ تو ایک ایسا ہاتھی ہے جس کے دانت کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور!

(الجمعیۃ دہلی ۷؍۵۹)

# محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب و محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب کی وفات پر

## مختلف جماعتوں کی تعزیتی قراردادیں!

### لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

چند روز کے وقفہ سے جماعت کی دو ممتاز ہستیوں کی رحلت جماعت کے لئے بڑے رنج کا موجب ہوئی۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب و محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات کی خبریں حلقہ درویشان میں بڑے ہی رنج اور افسوس سے سُنی گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(۱) محترم خان صاحب مرحوم جب تک سرکاری ملازمت میں رہے سلسلہ کی اہم خدمات سرانجام دیتے رہے اور ملازمت سے پنشن حاصل کر لینے کے بعد آپ کی تمام زندگی ہی گویا خدمتِ دین کے لئے وقف ہو گئی۔ اور خدا کے فضل سے ایک لمبے عرصہ تک ذمہ دار عہدوں پر کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور جو کام بھی آپ کے سپرد ہوا خاص اخلاص اور قربانی کے جذبہ سے اُس کی انجام دہی میں لگے رہے اس طرح آپ کی ساری زندگی ہی دین کی خدمت میں بسر ہوئی اور اپنے پیچھے جماعت کے لئے ایک نیک نمونہ چھوڑ گئے۔ اللّٰھم اغفرلہٗ وارحمہٗ وارفع درجاتہٗ۔

۲۔ اسی طرح محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب بھی ہمہ صفت موصوف تھے سلسلہ کے لئے اخلاص، فدائیت، قربانی میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی انتظامی قابلیت ہی کا نتیجہ تھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے کراچی کی جماعت ہر جہت سے ایک مثالی جماعت بن گئی۔ اور جملہ افراد جماعت میں خدمتِ دین کی ایسی روح پھونک دی جس سے اُن کے اخلاص اور قربانی کا معیار بلند تر ہوتا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مرحومین کو اُن کی خدمات دینیہ کا اجرِ جزیل عطا فرمائے اور انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور دونوں کے پسماندگان کو صبرِ جمیل بخشے اور سب احباب کو بھی اُن کے نیک نمونہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

خاکسار (چوہدری) فیض احمد گجراتی
جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ
قادیان

### مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

موت ہر انسان کے لئے مقدر ہے اور ہر شخص کی وفات پر اس کے اعزہ واقربا اور متعلقین کا مغموم و متألم ہونا بھی طبعی ہے۔ لیکن بعض اوقات قدرت ایسے افراد کو ہم میں سے اُٹھا لیتی ہے جو فرد ہوتے ہوئے بھی اپنی ذات میں ایک جماعت ہوتے ہیں۔ اور ایک وسیع معاشرے اور قوم کے اعضاء رئیسہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی وفات گو وہ عمرِ طبعی کو پہنچ کر ہو ساری قوم کے لئے دیرپا صدمہ کا باعث ہوتی ہے۔ یہی پوزیشن ہمارے ان دونوں بزرگوں یعنی محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم اور محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم کو حاصل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہماری ساری جماعت ان کی وفات سے غمزدہ ہے۔

محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم بے شمار صفاتِ حسنہ سے متصف تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے لئے ان کا اخلاص اور فدائیت مثالی رنگ رکھتے تھے تقسیم ملک کے بعد جماعت احمدیہ کراچی کو ہر جہت سے ترقی پر لے جانا آپ کا ایک ایسا کارنامہ ہے۔ جو تاریخ احمدیت کے اوراق میں نمایاں جگہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو اس کی جزائے خیر بخشے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

مرحوم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے اپنی ملازمت کے دوران میں بھی اور پھر ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد مرکز سلسلہ میں رہ کر جو خدمات انجام دی ہیں۔ اور سلسلہ کے اہم عہدوں پر رہ کر آپ نے جس اخلاص، محنت اور تندہی کے ساتھ اپنے فرائض کو سرانجام دیا ہے اسے جماعت کا ہر فرد قدر اور رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اللّٰھم اغفرلہٗ وارحمہٗ وارفع درجاتہٗ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ہر دو مرحومین کی وفات پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ساری جماعت احمدیہ اور مرحومین کے پسماندگان سے افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار (چوہدری) فیض احمد گجراتی
قائمقام صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

### کلکتہ

مورخہ ۲۸/۱۰/۵۹ بوقت ۱۰ بجے صبح مسجد احمدیہ واقع پارک سٹریٹ کلکتہ میں جماعت احمدیہ کا ایک جلسہ ہوا جس میں خاکسار نے محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب مرحوم اور محترم خان صاحب فرزند علی صاحب مرحوم کی وفات کے سلسلہ میں ایک تقریر کی۔ اور تقریر کے بعد حسب ذیل ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس کیا گیا۔

"جماعت احمدیہ کلکتہ کا یہ اجلاس محترم خانصاحب اور محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب کی وفات پر گہرے رنج اور غم کا اظہار کرتا ہے۔ ہر دو احباب جماعت میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر دو کو خدمت احمدیت کے بہترین مواقع عطا فرمائے۔ محترم خان صاحب نے سرکاری ملازمت کے دوران میں بہترین نمونہ پیش کیا اور سلسلہ کی تن من دھن سے خدمت سرانجام دی۔ اور ریٹائر ہونے کے بعد اپنی زندگی سلسلہ کے کاموں کے لئے وقف کر کے قربانی اور اخلاص کا بہترین نمونہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ آمین۔

محترم چوہدری عبداللہ خاں صاحب سلسلہ پر جان نثار کرنے والے وجود تھے۔ سلسلہ کے کاموں کی سرانجام دہی کے وقت آپ کی یہ جاں نثاری اور فدائیت خاص رنگ رکھتی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک قوی اور مضبوط دل عطا فرمایا تھا جس کی وجہ سے آپ بالکل نڈر ہو کر اور دلیرانہ رنگ میں تبلیغ سرانجام دیتے تھے۔ جمشید پور، قصور اور بالخصوص کراچی میں آپ کا زمانہ امارت آپ کی فدائیت اور دلیری پر شاہد ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند فرماوے اور آپ کی اس فدائیت کا بہترین اجر آپ کو ملے۔ اور ہم سب کو ایثار، قربانی اور فدائیت میں آپ کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور آپ کے پس ماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔" فقط والسلام

خاکسار بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ ۲/۱۱/۵۹

### مجلس خدام الاحمدیہ لاہور

(۱)

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس مکرم و محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان قربانیوں کو جو انہوں نے سلسلہ کی خاطر کیں انتہائی رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے نیز دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی خانصاحب مرحوم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں۔ آمین یا رب العالمین۔

(۲)

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کا یہ اجلاس جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے اور ان قربانیوں کو جو انہوں نے سلسلہ کی خاطر کیں انتہائی رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے، نیز دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم بھی چوہدری صاحب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے سلسلہ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں۔ آمین یا رب العالمین۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور)

## لازمی چندہ جات

### احباب جماعت و عہدیداران کی فوری توجہ کے لئے

بجٹ سال رواں کی سہ ماہی اول عنقریب ختم ہونے والی ہے۔ لیکن وصولی چندہ جات کی پوزیشن تسلی بخش نہیں ہے۔ اور جماعتوں کی طرف سے نسبتی بجٹ کے مطابق چندہ جات کی وصولی نہیں ہو رہی۔ متعدد جماعتوں کی طرف سے تاحال سہ ماہی اول میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

لہذا احباب جماعت و عہدیداران کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ مالی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے نسبتی بجٹ کے مطابق سہ ماہی اول کے چندہ جات کی رقوم فوری طور پر ادا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ اور جمع شدہ چندہ جات کی رقوم جلد مرکز بھجوائیں تاکہ مرکزی ضروریات کی تکمیل میں روک پیدا نہ ہو۔

ناظر بیت المال قادیان

## چندہ جلسہ سالانہ

امسال جلسہ سالانہ قادیان ماہ دسمبر ۱۹۵۹ء کے تیسرے ہفتہ میں منعقد ہو رہا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ:۔

"چندہ جلسہ سالانہ شروع سال میں ہی ادا کرنا چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس و دیگر سامان بروقت خرید لیا جائے۔"

بجٹ سال رواں کی سہ ماہی اول ختم ہو رہی ہے۔ لیکن ابھی تک اس مد میں بہت کم رقوم آئی ہیں۔ چونکہ اس وقت جلسہ سالانہ کی اغراض کے لئے گندم و دیگر اجناس سستے داموں مل سکتی ہیں جن کی خریداری ضروری ہے۔ اسلئے تمام مخلصین جماعت اور عہدیداران کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر چندہ جلسہ سالانہ ابھی یکمشت ادا فرما دیں یا دو تین بڑی اقساط میں ادائیگی کر دی جائے۔ امید ہے کہ احباب جماعت و عہدیداران چندہ جلسہ سالانہ کی فوری طور پر وصولی اور رقم مرکز بھجوانے کی طرف توجہ دیکر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

# پروگرام دورہ مولوی مبارک علی صاحب فاضل مبلغ انچارج و انسپکٹر بیت المال جنوبی ہند از ۷/۵۹ ۱۲ تا ۱۰/۵۹ ۱۲

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدیداران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مولوی مبارک علی صاحب و انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق از ۷/۵۹ ۱۲ تا ۹/۵۹ ۱۲ بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ جات دورہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ سے توقع ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مولوی صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرماویں گے۔

ناظر بیت المال قادیان

| نمبر شمار | روانگی از جماعت | تاریخ | رسیدگی در جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱ | قادیان | ۱۲ ۷/۵۹ | بمبئی | ۱۷ ۷/۵۹ | ۳ یوم | |
| ۲ | بمبئی | ۲۰ 〃 | ستارہ | ۲۱ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۳ | ستارہ | ۲۲ 〃 | بیلگام | ۲۳ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۴ | بیلگام | ۲۴ 〃 | نندگڑھ | ۲۵ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۵ | نندگڑھ | ۲۷ 〃 | الناور | ۲۷ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۶ | الناور | ۲۸ 〃 | دھاروار | ۲۸ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۷ | دھاروار | ۲۹ 〃 | ہبلی | ۲۹ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۸ | ہبلی | ۳۱ 〃 | شموگہ | ۱ ۸/۵۹ | ۲ 〃 | |
| ۹ | شموگہ | ۳ ۸/۵۹ | ساگر | ۳ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۱۰ | ساگر | ۴ 〃 | سورب | ۴ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۱۱ | سورب | ۵ 〃 | رائچور | ۷ 〃 | ۳ 〃 | |
| ۱۲ | رائچور | ۱۰ 〃 | دیودرگ | ۱۰ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۱۳ | دیودرگ | ۱۱ 〃 | یادگیر | ۱۲ 〃 | ۳ 〃 | |
| ۱۴ | یادگیر | ۱۵ 〃 | تیماپور | ۱۵ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۱۵ | تیماپور | ۱۶ 〃 | شولاپور | ۱۷ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۱۶ | شولاپور | ۱۸ 〃 | حیدرآباد | ۱۹ 〃 | ۸ 〃 | |
| ۱۷ | حیدرآباد | ۲۷ 〃 | سکندرآباد | ۲۷ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۱۸ | سکندرآباد | ۲۹ 〃 | ظہیرآباد | ۳۰ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۱۹ | ظہیرآباد | ۳۱ 〃 | علاقہ نزد حیدرآباد | ۱ ۹/۵۹ | ۷ 〃 | |
| ۲۰ | حیدرآباد | ۷ ۹/۵۹ | چنتہ کنٹہ | ۷ 〃 | ۳ 〃 | |
| ۲۱ | چنتہ کنٹہ | ۱۰ 〃 | علاقہ نزد چنتہ کنٹہ | ۱۱ 〃 | ۳ 〃 | |
| ۲۲ | چنتہ کنٹہ | ۱۴ 〃 | کرنول | ۱۴ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۲۳ | کرنول | ۱۵ 〃 | مدراس | ۱۶ 〃 | ۳ 〃 | |
| ۲۴ | مدراس | ۱۹ 〃 | ستان کولم | ۱۹ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۲۵ | ستان کولم | ۲۱ 〃 | میلاپالیم | ۲۱ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۲۶ | میلاپالیم | ۲۲ 〃 | کوٹار | ۲۲ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۲۷ | کوٹار | ۲۳ 〃 | کروناگاپلی | ۲۳ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۲۸ | کروناگاپلی | ۲۵ 〃 | کالیکٹ | ۲۵ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۲۹ | کالیکٹ | ۲۷ 〃 | کنانور | ۲۷ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۳۰ | کنانور | ۲۹ 〃 | کوڈالی | ۲۹ 〃 | ۱ 〃 | |
| ۳۱ | کوڈالی | ۳۰ 〃 | پینگاڈی | ۳۰ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۳۲ | پینگاڈی | ۲ ۱۰/۵۹ | منگلور | ۲ ۱۰/۵۹ | ۱ 〃 | |
| ۳۳ | منگلور | ۴ 〃 | مرکرہ | ۵ 〃 | ۲ 〃 | |
| ۳۴ | مرکرہ | ۷ 〃 | بنگلور | ۸ 〃 | ۳ 〃 | |
| ۳۵ | بنگلور | ۱۱ 〃 | حیدرآباد | ۱۲ 〃 | — | |

## ضرورت رشتہ

مجھے اپنی لڑکی شاہدہ بیگم کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی کی عمر ۱۵ سال۔ رنگ سانولہ۔ امور خانہ داری سے واقف اور گھریلو تعلیم یافتہ ہے۔ طلب کرنے پر فوٹو دیا جا سکتا ہے۔ جس کو ناپسند ہونے کی صورت میں واپس کرنا ہوگا۔

خاکسار عبد الرزاق
پروپرائٹر جنتا ریڈیو سروس ہوگنڈہ یوپی

## ریاست جموں و کشمیر میں تربیتی دورہ

(بقیہ صفحہ نمبر ۲)

علیہم" اس حدیث نے "توفیتنی" کے معنے صرف یہی ظاہر ہوتے ہیں کہ "جب تو نے مجھے وفات دی" تو آیت مذکورہ بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی "توفیتنی" کے معنے "جب تو نے مجھے وفات دی" ہی لینے ہونگے یہ معنے ہرگز نہیں ہو سکتے کہ جب تو نے مجھے زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ میں اس حدیث پر غور کروں گا۔ اور مجلس برخواست ہو گئی۔

**روانگی برائے سرینگر** آج حسب پروگرام نماز جمعہ ننگام میں ہی ادا کی جائے گی۔ اور بعد نماز جمعہ "سوپور" جانے کا ارادہ ہے تاکہ وہاں مقامی احمدی دوستوں سے ملاقات ہو جائے۔ اور پھر بروز ہفتہ براستہ سرینگر "ماری پاری گام" جماعت میں جائیں گے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تربیتی دورہ کو ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مفید و بابرکت بنائے۔ آمین۔

## سردار کرتار سنگھ جی صاحب سوہ

قادیان مورخہ ۶/۵۹ ۲۰ سردار موصوف یہاں پر آئے محلہ احمدیہ میں مقدس مقامات دیکھے اور آپ نے امن پسند اور خیر سگالی کے پروگرام کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ جناب پنڈت نہرو صاحب وزیر اعظم سے اپنی تجاویز کے سلسلہ میں مل چکے ہیں۔ لیکن تفصیلی باتیں نہیں ہو سکیں۔ آئندہ ملاقات کر کے وہ اپنی تجاویز جناب وزیر اعظم صاحب کے سامنے رکھیں گے۔ انہوں نے ملک کی ترقی کے لئے باہمی ملاپ اور پریم سے رہنے کو ضروری قرار دیا۔

**درخواست دعا** میری اہلیہ کلثوم بیگم صاحبہ بعارضہ ٹی بی بیمار ہے خاکسار بسلسلہ تبلیغ مشرقی افریقہ روانہ ہو رہا ہے اسلئے بیوی اور بچوں کے متعلق پریشانی ہے احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔
خاکسار محمد اسمٰعیل منیر مبلغ سابق سیلون انڈونیشیا



## مندرجہ ذیل احباب کا چندہ اخبار بدر ماہ جولائی ۱۹۵۹ء میں ختم ہے!

- ۱۰۷۱ مکرمی ایم ظفر الاسلام صاحب بمبئی ۲۸ جولائی ۱۹۵۹ء
- ۱۲۰۵ 〃 ایس کے سلطان احمد صاحب ملک مسکن 〃 〃
- ۱۲۷۰ محترمہ نور بیگم صاحبہ چار کوٹ کشمیر 〃 〃
- ۱۲۶۷ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بھمول 〃 〃
- ۱۲۴۸ مکرم محمد عبد المقتدر صاحب فاروقی حیدرآباد 〃 〃
- ۱۲۲۵ 〃 ڈاکٹر محمد حسین صاحب رائچور دکن 〃 〃
- ۱۲۵۲ 〃 محمد عبد اللہ صاحب ڈار دیوبخ منگام 〃 〃
- ۱۲۵۳ 〃 ایس اے بشیر احمد صاحب ساگر میسور 〃 〃
- ۱۲۵۵ 〃 بشیر محمد خان صاحب بمبئی ۱۲ 〃 〃
- ۱۲۵۷ 〃 حکیم علی محی الدین صاحب مدراس ۱ 〃 〃
- ۱۲۵۷ 〃 محمد عاشق حسین صاحب خانپور ملکی 〃 〃
- ۱۵۶۰ 〃 محمود احمد صاحب پیران صاحب تیماپور 〃 〃
- ۱۲۶۳ 〃 حضرت صاحبزادہ اسکھو ہسپلی (بمبئی) 〃
- ۱۲۶۴ مکرمہ سہیلہ خاتون صاحبہ بھاگلپور 〃 〃
- ۱۲۱۶ مکرمی ایم لو حبیب اللہ صاحب نجیشی دار دالیس (افریقہ) 〃 〃
- ۱۸۵۷ 〃 حکیم زین الدین صاحب سرگنج یوپی 〃 〃
- ۱۶۲۹ 〃 غلام نبی صاحب بٹہ سیکرٹری مال کنسپورہ (کشمیر) 〃 〃
- ۱۶۲۳ 〃 ماسٹر قمر علی و احمد صاحب بمبلیو 〃 〃
- ۱۲۴۸ 〃 انجمن احمدیہ دہلی 〃 〃
- ۱۵۸۶ 〃 دی محمد صاحب بی اے بی ٹی عثمان جیری کیرالہ 〃 〃
- ۱۹۹۹ مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ پٹنہ ۲ 〃 〃